ضاد کا صحیح مخرج

از

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش : الرضا پبلیکیشن ۳۷، میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

Scanned with OKEN Scanner

(۹۲) (۷۸۶)

ضاد کو قصداً ظا پڑھنا حرام قطعی ہے ایسے لوگوں کی نماز باطل مشابہت اور تلفظ میں غلطی سے بچنے کی تدبیر ضاد کے مخرج کی روشن تحقیق اور وہابیوں کے اغلاط کا مدلل مفصل بیان

ضاد کا صحیح مخرج

مسمّٰی بنام تاریخی

اِلجَامُ الصَّادِ عَنْ سَنَنِ الضَّاد

۱۳۱۷ھ

تصنیفِ لطیف

امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سیدنا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیضانِ کرم

مجدد ابن مجدد، تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند حضرت مولانا الشاہ آل الرحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

ترتیبِ جدید و ترجمہ و تحشیہ

مولانا قاری محمد انور علی رضوی نانپاروی مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

رضا اکیڈمی

۵۲ ر ڈونگا اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

فیکس ۶۶۶۵۹۲۳۶۰ فون ۶۶۳۴۲۱۸۶۰۰۰ ۲۶

سلسلۂ اشاعت ــــ ۱۸۰

نام کتاب ــــــ الجام الصاد عن سنن الضاد (۱۳۱۷ھ)

تصنیف ــــــ سیدنا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترتیب جدید و ترجمہ: مولانا قاری محمد انور علی رضوی نوری ناپناڑوی مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

پیش لفظ ــــــ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

مصححہ ــــــ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی محمد احمد جہانگیر خانصاحب قبلہ سابق شیخ الحدیث منظر اسلام

سن اشاعت ــــــ سنہ ۱۴۱۸ھ سنہ ۱۹۹۸ء

طباعت ــــــ رضا آفسٹ بمبئی ۳

شجرۂ علیہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ مصطفویہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہِ مشکلکشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف و سری معروف دے بیخود سری
جندِ حق میں گن جنید باصفا کے واسطے

بہر شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعیدِ سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

احسن اللہ لہٗ رزقاً سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دیں محی جاں فزا کے واسطے

طورِ عرفان و علو و حمد و حسنےٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے

بہر ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے

دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے
خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے

دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشقی عشق انتماء کے واسطے

حبِّ اہل بیت دے آل محمد کے لئے
کر شہیدِ عشقِ حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پُرنور کر
اچھے پیارے شمسِ دیں بدرالعلیٰ کے واسطے

دو جہاں میں خادم آلِ رسول اللہ کر
حضرت آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے

نور جان و نور ایماں نور قبر و حشر دے
بوالحسین احمد نوری لقا کے واسطے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
مرنے آقا حضرت احمد رضا کے واسطے

سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پہ رہے
رحم فرما آل رحمٰن مصطفےٰ کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے جن کو عزم و عمل
عفو و عرفاں عافیت ہر اک گدا کے واسطے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ چند

اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم وفن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبدالوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی حقنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہوگئی۔ ابھی پندرہ سالوں سے الحمدللہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور وشور سے شروع ہوگیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شریف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ شوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی ومذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج واشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا وپکا خادم بنائے۔

اسیرِ مفتیِ اعظم
محمد سعید نوری
بانی وسکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری

مآخذ

(مرتب :- مولینا محمد انور علی رضوی ایم اے)

(۱) قرآن مجید : ابتدائے نزول سنہ ۶۱۰ء انتہائے نزول ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ مطابق سنہ ۶۳۲ء

(۲) الاتقان فی علوم القرآن : علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابو بکر سیوطی قدس سرہٗ
ولادت ۸۴۹ھ وفات ۹۱۱ھ

(۳) صحیح بخاری : امام عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری قدس سرہٗ ۱۹۴ھ ۲۵۶ھ

(۴) صحیح مُسلم : امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری قدس سرہٗ ۲۰۴ھ ۲۶۱ھ

(۵) سنن ابوداؤد : امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجتانی قدس سرہٗ ۲۰۲ھ ۲۷۵ھ

(۶) جامع ترمذی : امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی قدس سرہٗ ۲۰۹ھ ۲۷۹ھ

(۷) سنن ابن ماجہ : امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی قدس سرہٗ ۲۰۹ھ ۲۷۳ھ

(۸) مؤطا امام مالک : امام ابوعبداللہ مالک بن انس اصبحی قدس سرہٗ ۹۳ھ ۱۷۹ھ

(۹) رد المحتار : سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی قدس سرہٗ ۱۱۹۸ھ ۱۲۵۳ھ

(۱۰) الدر المختار فی شرح تنویر الابصار : شیخ علاء الدین محمد بن علی حصکفی قدس سرہ ۱۰۲۵ھ ۱۰۸۸ھ

(۱۱) فتح القدیر : شیخ کمال الدین محمد بن عبدالواحد الشہیر بابن الہمام قدس سرہٗ ۷۸۸ھ ۸۶۱ھ

(۱۲) مراقی الفلاح : شیخ حسن بن علی شرنبلالی قدس سرہٗ ۹۹۴ھ ۱۰۶۹ھ

(۱۳) فتاویٰ قاضی خاں : امام فخر الدین حسن بن منصور اوزجندی قدس سرہٗ ( ) ۵۹۲ھ

(۱۴) فتاویٰ عالمگیری : مرتب کنانیدہ شہنشاہ ہند محمد اورنگزیب عالمگیر قدس سرہٗ ۱۰۲۷ھ ۱۱۱۹ھ

(۱۵) الاشباہ والنظائر : شیخ زین الدین الشہیر بابن نجیم مصری قدس سرہٗ ۹۲۶ھ ۹۷۰ھ

(١٦) بزازیہ (الجامع الوجیز): امام حافظ الدین محمد بن محمد کردری حنفی قدس سرہٗ ۸۷۷ھ

(١٧) ذخیرہ (محیط برھانی) امام برہان الدین محمود بن تاج الدین احمد قدس سرہٗ ۵۱۱ھ ۵۹۳ھ

(١٨) فتاویٰ خلاصہ: امام افتخار الدین طاہر بن احمد بن عبدالرشید سرخسی حنفی قدس سرہٗ ۵۴۶ھ

(١٩) خزانۃ الفتاویٰ: علامہ احمد بن محمد بن ابوبکر حنفی قدس سرہٗ

(٢٠) فتاویٰ امام فقیہ ابواللیث: امام فقیہ ابواللیث نصر بن محمد بن احمد امام الہدیٰ سمرقندی حنفی قدس سرہٗ ۳۷۳ھ

(٢١) محیط سرخسی (محیط رضوی): امام رضی الدین محمد بن محمد سرخسی حنفی قدس سرہٗ ۶۷۱ھ

(٢٢) فتاویٰ الحجہ:

(٢٣) فتاویٰ تاتارخانیہ: فقیہ امام عالم بن علائی حنفی قدس سرہٗ ۷۸۶ھ

(٢٤) خزانۃ الاکمل: ابویعقوب یوسف بن علی بن محمد جرجانی حنفی قدس سرہٗ

(٢٥) جامع الرموز (مختصر الوقایہ یعنی نقایہ کی شرح): شمس الدین قہستانی قدس سرہٗ

(٢٦) منیۃ المصلّی: شیخ سدید الدین محمد عمر بن علی کاشغری قدس سرہٗ ۱۳۰۵ھ

(٢٧) غنیہ شرح منیہ: علامہ شیخ رضی الدین محمد بن ابراہیم محقق معروف بابن الحلبی قدس سرہٗ ۹۷۱ھ

(٢٨) حلیہ شرح منیہ: امام محمد ابن امیر الحاج محمد بن محمد حنفی قدس سرہٗ ۸۷۹ھ

(٢٩) منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر: علامہ محقق ملا علی قاری مکی قدس سرہٗ ۱۰۱۴ھ

(٣٠) منح فکریہ شرح مقدمۂ جزریہ: 〃 〃 〃

(٣١) حاشیہ مراقی الفلاح: علامہ سید احمد طحطاوی قدس سرہٗ ۱۲۳۱ھ

(٣٢) شرح جزریہ:

(٣٣) قاموس: شیخ مجد الدین بن یعقوب فیروزآبادی ۸۱۷ھ

(٣٤) تاج العروس من جواہر القاموس: ابوالفیض محب الدین سید محمد مرتضیٰ زبیدی ہندی ۱۱۹۴ھ

فہرستِ مضامین

مضامین	صفحہ
پیش لفظ	۸
جو قصداً ض کو ظ پڑھے اسکی نماز کا کیا حکم ہے	۱۰
قطعی حرام بلکہ مستلزم کفر ہے اور ایسے لوگوں کی نماز باطل۔	۱۲
بلا قصد تبدیل مطلقاً فساد نماز ہے یا نہیں	۱۳
مفتیان ندوہ کی اوندھی چال۔	۱۵
جو قصداً ض کو ظ پڑھتے ہیں انکی نماز یقیناً بالاجماع باطل۔	۱۷
ض و د میں تغایر صفات کا ذکر محض لغو و فضول ہے	۱۹
فتوائے ندوہ کی ژولیدہ بیانی۔	۲۳
تغایر صوت سہولت تمیز کو مستلزم نہیں	۲۴
یہ سب فتوے مبحث سے بیگانہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان ہیں۔	۲۶
فتوائے ندوہ کا تحکم (زبردستی حکم لگانا)	۲۸
فتوائے ندوہ کا دوسرا تحکم۔	۳۲
تحقیق انیق دشواری اور عموم بلوی کے بیان میں	۳۵
مذہب غیر مقلدین کی بنا آرام پر ورکپر ہے۔	۴۳
اس مسئلے میں تحقیق حق۔	۴۵
امتیاز حروف واجب علی ہے۔	۴۶
تسبیح رکوع کی عظیم احتیاط۔	۴۷
ائمہ کرام نے حرفوں کی تصحیح میں کس قدر کوشش بلیغ کا حکم فرمایا۔	۴۸
لحن سب کے نزدیک حرام ہے۔	۴۹
ضاد کا مخرج۔	۵۱
صفت مجہورہ کی تعریف اور اس کا مجموعہ	〃
رخوہ کی تعریف اور اس کا مجموعہ۔	۵۲
شدیدہ و متوسطہ کی تعریف اور ان کے حروف کا مجموعہ۔	〃
مشابہت دے سے کیوں کر بچیں۔	〃
کونسی غلطیاں ہوتی ہیں کہ ض صحیح ادا نہیں ہوتا۔	۵۳
قصد وسعی کے بعد غلط ادا ہو تو نماز کا کیا حکم ہے	۵۴
خلاصۂ حکم۔	۵۵
ماہ و سال۔	۵۷
اعلیٰ حضرت کے مشاہیر تلامذہ۔	۶۰
اعلیٰ حضرت کے خلفائے کرام۔	۶۱
شجرۂ مبارکہ رضویہ مصطفویہ۔	۶۳
مناجات۔	۶۴

پیش لفظ

سیدنا اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد اعظم مولانا الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بروز شنبہ (ہفتہ) وقت ظہر موافق ۱۱ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ سمبت کو بریلی (ہندوستان) میں جلوہ گر ہوئے اپنے والد ماجد امام المتکلمین مولانا الشاہ مفتی نقی علی خاں قدس سرہٗ (متولد ۱۲۴۶ھ متوفی ۱۲۹۷ھ) سے حصول علم کر کے کمال حاصل کیا۔ اور بہت سے علوم و فنون میں اپنے دور کے علماء پر برتری حاصل کی ۱۲۸۶ھ میں آپ تحصیل علم سے فارغ ہو گئے جبکہ آپ کی عمر تقریباً ۱۴ سال تھی آپ کی تصانیف و تالیفات و حواشی پچاس سے زائد علوم و فنون پر ایک ہزار سے زائد ہے اور آپ نے علوم و معارف کے وہ دریا بہائے ہیں کہ تلامذہ و معتقدین کا تو کہنا کیا معاصرین و مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ آپ قلم کے بادشاہ ہیں اور علماء عرب و عجم نے بالاتفاق چودھویں صدی ہجری کا مجدد اعظم تسلیم کیا اور حرمین شریفین کے مشائخ عظام و علماء کرام نے معزز القابات و خطابات سے نوازا جو آج بھی اہل حق کے نزدیک ایک مسلم حقیقت ہے۔

چودھویں صدی ہجری کا یہ مجدد اعظم ۶۸ سال تک اسلامیان عالم پر فیض بار رہ کر ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء بروز جمعہ مبارکہ ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر اس عالم ظاہری سے روپوش ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

اعلیٰحضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ وسعت نظر اور زبردست قوت استحضار عطا فرمائی تھی کہ جس مسئلے پر قلم اٹھاتے دلائل کا انبار لگا دیتے اور علماء سلف و خلف کی بیشمار عبارات قلم برداشتہ نقل فرما دیتے۔

الجام الصاد عن سنن الضاد ۱۳۱۷ھ

یہ رسالہ حرف ضاد کی تحقیق میں بے نظیر و لاجواب ہے جس کو سیدنا اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے ۱۳۱۷ھ میں تحریر فرمایا اس رسالہ میں اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے علم فقہ و تجوید کی معتبر کتابوں سے دلائل و براہین کی روشنی میں واضح طور پر ثابت فرمایا ہے کہ ضاد اپنے مخرج و صفات اور نطق کے لحاظ سے ظاء و دال سے ممتاز و جدا اور ان دونوں سے علیحدہ حرف ہے، ضاد کو قصداً ظاء پڑھنا حرام قطعی ہے ایسے لوگوں کی نماز باطل ہوتی ہے۔ سرکار اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے مسئلہ ضاد کی تحقیق کو اس تفصیل سے بیان فرمایا کہ فریق

مخالف کی کم مائیگی علم روز روشن کیطرح ظاہر ہوگئی اور کسی کو مجال دم زدن باقی نہ رہی۔ ؎

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم　　جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

مجھے یہ رسالہ مطبوعہ بار چہارم مطبع اہلسنت وجماعت بریلی شریف زیر اہتمام صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ حاصل ہوا۔ یہ رسالہ اگرچہ فتاوی رضویہ جلد سوم میں کچھ کمی بیشی کے ساتھ موجود ہے لیکن اس رسالہ میں بڑی مفید معلوماتی حواشی ہیں اور اسمیں ایک محققانہ بحث بنام "تحقیق انیق" موجود ہے جو فتاوی رضویہ جلد سوم میں نہیں ہے۔ رسالہ اپنی کتابت وطباعت کے اعتبار سے قدیم طرز پر تھا جن آیات واحادیث اور عربی عبارات کا ترجمہ نہیں تھا میں نے ان کا ترجمہ کیا، آیات کا ترجمہ کنز الایمان سے نقل کیا اور ترتیب جدید کے ساتھ لوگوں کے فائدے کیلئے عمدہ کتابت وطباعت کے بعد ہدیۂ قارئین کر رہا ہوں آخر تک میں نے صحت کا التزام رکھا ہے پھر بھی جہاں کوئی خامی دیکھیں وہ اسی حقیر سراپا تقصیر کی جانب سے منسوب کرتے ہوئے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درست کیا جاسکے سرکار اعلی حضرت قدس سرہ کا قلم اغلاط سے پاک ہے۔

اس کتاب کا کچھ حصہ تاج الاسلام حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری اور حضرت علامہ مفتی قاضی عبد الرحیم صاحب بستوی عمت فیوضہما نے دیکھا اور استاذ الاساتذہ حضرت علامہ حافظ قاری مفتی محمد احمد جہانگیر خانصاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نے پوری کتاب کو بالاستیعاب ملاحظہ فرمایا اور میرے کئے ہوئے عربی عبارات کے ترجمے وغیرہ کی اصلاح فرمائی، میں ان حضرات کا ممنون کرم ہوں کہ انھوں نے اپنی مصروفیت وعلالت کے باوجود کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور محب گرامی حضرت علامہ مفتی رحمت اللہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم کا شکر گذار ہوں کہ انھوں نے اپنے نیک مشوروں سے نوازا۔ اور جناب مرتضی علی صاحب رضوی بریلوی کا　　شکر گذار ہوں کہ انھوں نے مجھے یہ رسالہ عنایت کیا، ان اساتذہ اور والدین کا بھی جنکا احسان تعلیم وتربیت میری ہر دینی وعلمی خدمت کا سنگ بنیاد ہے اور ان رفقاء وتلامذہ کا بھی شکر گذار ہوں جو اس کتاب کی نقل وتبییض، تصحیح، طباعت واشاعت وغیرہ بہت سے کاموں میں میرے معاون ومددگار ہوئے۔ دعا ہے کہ مولی تعالی ہم میں سے ہر ایک کی خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور سب کو دین ودنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے اور حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ واصحابہ الصلوۃ والتسلیم الی یوم الدین۔

فقیر نوری عبید المصطفی محمد انور علی رضوی ناپاردی، ایم اے

مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از دربھنگہ محلہ اسمٰعیل گنج ڈاکخانہ لہریا سرائے مرسلہ مولوی محمد یٰسین صاحب

۱۰ جمادی الاخرہ ۱۳۱۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو ض معجمہ کو تصداً ظ یا ذ بلکہ ز معجمات پڑھتے ہیں اور اسی کا دوسروں کو امر کرتے ہیں اور عوام ہندوستان میں جس طرح یہ حرف ادا کیا جاتا ہے جس سے بوئے دال مہملہ پیدا ہوتی ہے اس سے مطلقاً نماز فاسد و باطل بتاتے ہیں اور اپنے دعوؤں کی سند میں ندوہ وغیرہ ہندیان زمانہ کے چھپے فتوے دکھاتے ہیں جن کا خلاصۂ عبارت یہ کہ ضاد کو اگر مشابہ دال کے پڑھے گا تو نماز فاسد ہوگی۔

فی فتاوی قاضی خاں لو قرأ الظالین بالظاء او بالذال لا تفسد صلاتہ ولو قرأ الدالین تفسد انتہی وفی خلاصۃ الفتاوی لو قرأ الظالین بالظاء او الذال او الزاء لا تفسد

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے اگر ظالین ظ یا ذ سے پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر دالین پڑھا تو نماز فاسد ہوگی (انتہیٰ) اور خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے اگر ظالین ظ یا ذ یا ز سے پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ ۱۲ محمد انور علی رضوی

ضاد مشابہ ظ کے ہے نہ دال کے میان ضاد و دال کے سات صفتوں کا فرق ہے جب ضاد و دال میں صوتاً[1] تغایر ہے تو فصلاً[2] ان میں بلا مشقت ممکن اس بات کا رنج بعض علماء کو از حد رہا مفتی عنایت احمد صاحب فرماتے ہیں ایک بلا عام اس زمانہ میں ہوگئی ہے کہ ض کو بصورت دال پڑھتے ہیں یہ جملہ کتب کے خلاف ہے

۱۰ ایک فتوائے ندوہ میں اس قدر ہے کہ نماز اس کی فاسد ہوگی قاضی خاں میں ہے

ولو قرأ الدالین بالدال تفسد صلاتہ ــــــ

اور اگر دالین دال سے پڑھا تو نماز فاسد ہوگی ــــــ ۱۲ محمد انور علی رضوی

دوسرے کی عبارت یوں ہے۔

---

[1] یعنی آواز الگ الگ ہے۔ ۱۲ [2] امتیاز ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

(۱۲۴۰)[1] ھو المصیب[2] ایسی صورت میں نماز فاسد ہو جائیگی اسلئے کہ ضاد و ظا حرف متغائر المعنیٰ[3] ہیں جنمیں امتیاز بلا دشواری ممکن اور ایسی صورت میں فقہا فساد نماز کو لکھتے ہیں اور ضاد اور ظا میں امتیاز بلا مشقت ممکن نہیں شامی کے باب زلۃ القاری[4] میں ہے۔ ——————

اذا ذکر حرفا مکان حرف وغیر المعنی ان امکن الفصل بلا مشقۃ تفسد والا کالظاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المھملتین والطاء مع التاء المھملتین[5] قال اکثرھم لا تفسد انتھی واللہ اعلم	جب ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پڑھا اور دونوں کا معنیٰ الگ الگ ہوں جنمیں امتیاز بلا دشواری ممکن ہو تو نماز فاسد ہو جائیگی ورنہ (جیسے ظاء معجمہ کا ضاد معجمہ کے ساتھ صاد مہملہ کا سین مہملہ کیساتھ اور طاء مہملہ کا تاء مہملہ کیساتھ امتیاز بلا مشقت ممکن نہیں) اکثر فقہاء نے فرمایا کہ ایسی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوتی (انتھی واللہ اعلم) ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

پانچ فتووں کا حاصل تو صرف اس قدر ہے اور ایک یعنی پانچویں میں اتنا بیان اور ہے کہ ظائین بھی غلط ہے۔ لیکن چونکہ امتیاز[1] متعسر[2] اکثر فقہاء کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن تعمد[3] یہاں بھی مفسد ہے یہی مذہب مختار ہے کما فی البزازیۃ ان فتووں کا کیا حال ہے اور یہ ان لوگوں کے موافق و مؤید ہیں یا نہیں اور جو لوگ ضَ ہی کا قصد کریں ضَ ہی سمجھ کر پڑھیں مگر بوجہ عدم[4] قدرت صاف ادا نہ ہو سننے میں

حاشیہ: ۱؎ (۱۲۴۰) نمبر دار الافتاء ندوۃ العلماء لکھنؤ ۱۲ ۲؎ لطیفہ ندویہ۔ اللہ سبحانہٗ کو مصیب کہنا اگر تحریف نہ ہو تو عجب ایجاد ندوہ ہے اسمائے الٰہیہ کا توقیفی ہونا تو درکنار رہا وہ نام گڑھا جسمیں معاذ اللہ جہل حضرت عزت کا ایہام ہوا اصابت خواہ خطا بعد طلب و حرکت فکر یہ ہے اور تقدم جہل کو مقتضی ایک بات کہ معلوم نہیں معلوم کرنی چاہی سوچا فکر کی ٹھیک سمجھ میں آئی تو اصابت ہوئی ورنہ خطا ۱۲ منتظم تحفہ۔ ——————

۳؎ لطیفہ ندویہ:۔ شامی میں خیر سے زلۃ القاری کا کوئی باب ہی نہیں یہ مسائل باب مایفسد الصلاۃ میں لکھے ہیں۔ ۱۲ منتظم تحفہ ——————

۴؎ لطیفہ ندویہ:۔ یہاں مہملتین کا مہمل لفظ شامی میں نہیں نہ کوئی ادنیٰ طالب علم ایسا لکھ سکتا۔ ندوے نے تائے فوقانیہ کو بھی مہملہ ٹھہرایا جس پر ایک چھوڑ دو نقطے موجود ۱۲ منتظم تحفہ۔ ——————

---

[1] فرق کرنا ۱۲ [2] دشوار ۱۲ [3] یعنی قصداً پڑھنا ۱۲ [4] یعنی ادائیگی پر قادر نہ ہونا ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

د سے مشابہ ہو تو ان کی نماز ہوگی یا نہیں اور جو قصداً ض کو ز پڑھے اس کی نماز کا کیا حکم ہے اور تغیر حرف میں جہاں حکم فساد ہے وہ صرف اسی حرف سے خاص ہے یا باقی حروف مثل ا ع ت ط س ث ص ح ہ کو بھی عام ہے تو آج کل یہ جھگڑا اسی حرف میں کیوں ہے۔ جواب مختصر و مدلل ہو کہ عوام مطول[1] کو نہیں پڑھتے۔ بینوا توجروا[2]

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الحمد للہ الذی نزہ سبیل الرشاد عن تحریف کل صاد و اوعد بالعذاب من حادّ و ضاد والصلاۃ والسلام علی الکریم الجواد مولی العباد ومُولی المراد وآلہ الاسیاد وصحبہ الامجاد ما اھملت صاد واعجمت ضاد۔ ـــــ یہ طائفہ جدیدہ جسنے قصداً ظا پڑھنا ٹھہرالیا ہے اس کی نماز باجماع ائمۂ متقدمین و اتفاق اجلۂ متاخرین قطعاً باطل و فاسد ہوجاتی ہے کبھی ولا الضالین تک بھی نہیں پہنچنے پاتی پہلی ہی رکعت میں جہاں مغضوب کے بدلے مغظوب پڑھا اور نماز رخصت ہوئی آگے افعال بے معنی کئے جائیں یہ فتویٰ سراسر خلاف تحقیق اور محل بحث سے بیگانہ و سحیق[3] ہیں اور بایں ہمہ اس طائفہ حادثہ کو اصلاً مفید نہیں۔ بلکہ صراحۃً مخالف و مضر مبین[4] یہاں چند مجمل جملے کاشف صواب[5] و موضح جواب[6] فاقول[7] وتوفیقی بالملک الوھاب۔ قطعی حرام بلکہ مستلزم کفر ہے۔ اول ض ظ ذ ز معجمات[8] سب حروف متباینہ[9] متغائرہ[10] ہیں کسی کو دوسرے سے تلاوت قرآن مجید میں قصداً بدلنا قطعی حرام و گناہ عظیم و افترا علی اللہ[11] و تحریف[12] کتاب کریم ہے۔ فقیر نے رسالہ نعم[13] الزاد لروم الضاد میں اس پر دلائل قاہرہ[14] باہرہ[15] قائم کئے یہاں

---

[1] یعنی لمبی بحث ۱۲ [2] بیان کیجئے اور اجر پائیے ۱۲ [3] دور ۱۲ [4] کھلا ہوا نقصان دہ ۱۲
[5] دست کھولنے والا ۱۲ [6] جواب کا روشن کرنے والا ۱۲ [7] تو میں کہتا ہوں اور میری توفیق بہت بخشنے والے بادشاہ سے ہے ۱۲ [8] نقطے والے ۱۲ [9] ایک دوسرے سے جدا ۱۲ [10] ایک دوسرے کا غیر ۱۲ [11] اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کی تہمت لگانا ۱۲ [12] مفہوم کو بدلنا ۱۲ [13] یہ رسالہ فتاوی رضویہ جلد سوم میں موجود ہے ۱۲ [14] غالب ۱۲ [15] روشن ۱۲ محمد انور علی نعیمی

تک کہ امام اجل ابوبکر محمد بن الفضل فضلی و امام برہان الدین محمود صاحب ذخیرہ وغیرہا وعلامہ علی قاری مکی وغیرہم علماء رحمہم اللہ تعالیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ جو قصداً ض کو ظ پڑھے کافر ہے محیط برہانی میں ہے۔ ——————

سئل الامام الفضلی عمن یقرؤ الظاء المعجمۃ مکان الضاد المعجمۃ او علی العکس فقال لا تجوز امامتہ ولو تعمد یکفر منح الروض الازہر میں ہے کون تعمدہ کفرا فلا کلام فیہ۔ ——————

امام فضلی سے اس شخص کا حکم دریافت کیا گیا جو ض کی جگہ ظ یا ظ کی جگہ ض پڑھتا ہے۔ فرمایا اس کی امامت جائز نہیں۔ اور اگر قصداً پڑھتا ہے تو کافر ہو جائے گا۔ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ ——————

منح الروض الازہر میں ہے کہ اس کے اس قصد کا کفر ہونا محل کلام نہیں ۱۲ رضوی

عالمگیری میں ض یا ص کی جگہ عمداً ز پڑھنے کو کفر لکھا ہے۔ ——————

حیث قال سُئِل عمن یقرؤ الزای مقام الضاد وقرأ اصحٰب الجنۃ مقام اصحٰب النار قال لا یجوز امامتہ ولو تعمد یکفراہ فی النسخۃ الھندیۃ الضاد معجمۃ وفی المصریۃ الصاد وکل محتمل والحکم لا یتبدل

یعنی اس شخص کا حکم پوچھا گیا جو ض کی جگہ ز پڑھے اور اصحاب الجنۃ کی جگہ اصحاب النار، فرمایا اس کی امامت جائز نہیں اور اگر قصداً کیا تو کافر ہو جائے گا (اھ) نسخۂ ہندیہ میں ضاد معجمہ ہے اور مصریہ میں صاد ہے اور ہر ایک کی صلاحیت ہے مگر حکم نہیں بدلے گا —— ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

اس طائفہ محدثہ[۲] کا حکم تو یہیں سے ظاہر ہو گیا۔

بلا قصد تبدیل میں مطلقاً فساد نماز بتانا محض جہالت ہے۔ دوم قاری سے بے قصد تبدیل اگر ض مشابہ دال بلکہ عین د ادا ہو تو اس پر مطلقاً فساد نماز کا حکم غلط و فاسد ہے عبارت امام قاضی خاں میں اگر ذکر ہے تو ایک لفظ خاص کا نہ کہ بر بنائے تباین[۳]

---

[۱] کھلم کھلا ۱۲ [۲] نئی ۱۲ [۳] غیر ہونا ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

صورت وسہولت تمیز حکم مطلق۔ حنفیۂ کرام کا اصل مذہب یعنی مذہب مہذب امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جماہیر[1] محققین نے اس کی تصحیح کی اسی پر اعتماد فرمایا خود واضح وآشکار کہ اس میں صرف صلاح وفساد معنی پر بنائے کار تو جہاں ض کی جگہ د پڑھ جانے سے معنی نہ بگڑیں فساد ہرگز نہ ہوگا۔ ——

مثل افید وابتضمین معنی المن والانعام فی قولہ تعالیٰ عن اھل النار افیضوا علینا من الماء ومثل اکواب مودوعۃ موضع موضوعۃ ورادیۃ مردیۃ مکان راضیۃ مرضیۃ کما بیناہ فی نعم الزاد ——	جیسے افید وا (من اور انعام کے معنی کی شمولیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں جو دوزخیوں کے بارے میں ہے) افیضوا علینا من الماء کی جگہ پڑھنا اور جیسے موضوعۃ کی جگہ اکواب مودوعۃ اور راضیۃ مرضیۃ کی جگہ رادیۃ مردیۃ جیسا کہ ہم نے اسکو رسالہ نعم الزاد میں بیان کیا ہے ۱۲

یہ علماء متاخرین کہ عوام کی آسانی کیلئے عُسر[2] وعُسیر[3] کا لحاظ رکھتے ہیں کیا آسانی تمیز کی حالت میں مطلقاً حکم فساد دینگے اگرچہ معنی متغیر نہ ہوں یہ اصل مذہب سے آسانی ہوئی یا اور شدت وگرانی نہیں ان کا حکم قطعاً اس صورت میں مقصور[4] جہاں معنی بگڑیں اور ان حرفوں میں تمیز بآسانی مقدور دیکھنے والے اگر کلمات علماء پر نظر رکھتے اس امر کے نصوص[5] واضحہ ملتے دور کیوں جائیے عبارت شامی کہ فتوائے ندوہ نے نقل کی اسی میں قید وغیر المعنی مذکور یہی امام اجل قاضی خاں اپنے اس فتاوے میں فرماتے ہیں۔ ——

اذا الخطاء بذکر حرف مکان حرف ولم یتغیر المعنی بان قراء ان المسلمون ان الظالمون وما اشبہ ذلک لم تفسد صلاتہ لانہ لا یغیر المعنی —— —— وان غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین	جب ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ غلطی سے کہا اور معنی نہیں بدلا اس طرح پر کہ ان المسلمون ان الظالمون اور اس کے جو مشابہ ہو اس کو پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی اس لئے کہ معنی متغیر نہیں ہوا اور اگر معنی بدل گیا تو اگر ان حرفوں میں امتیاز آسان ہو جیسے طا اور صاد کہ صلحت

[1] جماعت ۱۲ [2] دشواری ۱۲ [3] آسانی ۱۲ [4] بس ۱۲ [5] کلام ۱۲ [6] روشن ۱۲

محمد انور علی رضوی غفرلہ

من غیر مشقۃ کالطاء مع الصاد فقرأ الطالحات مکان الصالحات تفسد صلاتہ عند الکل وان کان لایمکن الفصل الا بمشقۃ قال اکثرھم لاتفسد صلاتہ اھ مختصراً۔

کی جگہ طالحات پڑھا تو نماز سب کے نزدیک فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر امتیاز کرنے میں مشقت ہے تو اکثر فقہاء نے کہا کہ نماز فاسد نہیں ہوگی اھ مختصراً

۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

اسی طرح فتاوی ہندیہ میں فتاوی خانیہ سے منقول[1] امام ابن امیر الحاج حلیہ شرح منیہ میں فرماتے ہیں۔

فی الخانیۃ والخلاصۃ انہ ان لم یتغیر المعنی جاز مطلقاً وان تغیر المعنی فان لم یشق التمیز بین الحرفین فسدت عند الکل وان شق فاکثرھم لاتفسد۔

خانیہ اور خلاصہ میں ہے کہ اگر معنی متغیر نہ ہوا تو مطلقاً جائز ہے اور اگر معنی بدل گیا تو اگر ان حرفوں میں امتیاز کرنا دشوار نہیں ہے تو سب کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امتیاز کرنے میں مشقت ہے تو اکثر فقہاء نے نماز کو فاسد نہیں کہا ہے۔ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

مفتیان ندوہ کی اوندھی چال۔ سوم قطع نظر اس سے کہ دال و مشابہ[2] ذال میں فرق بدیہی[3] دعوی میں یہ تھا اور سند میں وہ اور قطع نظر اس سے کہ عبارت خلاصہ میں اگر دال مہملہ ہے تو مستدل[4] کے صریح[5] خلاف کہ اس میں دالین پڑھنے پر صحت نماز کا حکم صاف اور اگر معجمہ ہے تو مہملہ کا ذکر مہمل رہا تو سند کو دعوے سے علاقہ نہ ہوا ہمیں عبارت قاضی خاں سے بحث کرنی ہے جس سے فتوائے ندوہ نے استناد[6] کیا امام نے اس عبارت میں دال و ذال کے صرف اسما لکھے ہیں انہیں صفت مہملہ و معجمہ سے مقید نہ فرمایا اور نقول[7] خصوصاً مطابع[8] میں نقاط[9] کا تغیر کوئی نئی بات نہیں۔ مگر علامہ محقق ابراہیم حلبی نے غنیہ شرح منیہ اور علامہ محقق مولانا علی قاری مکی نے منح فکریہ شرح مقدمہ جزریہ میں یہی عبارتِ قاضی خاں بتصریح اہمال[10] و اعجام[11] نقل فرمائی

---

[1] نقل کیا ہوا ۱۲ رضوی غفرلہٗ [2] یعنی بے دلیل روشن ۱۲ [3] دلیل چاہنے والا ۱۲ [4] ظاہر ۱۲ [5] سند چاہنا ۱۲
[6] نقل کرنا ۱۲ [7] چھاپہ خانے ۱۲ [8] نقطے ۱۲ [9] مہملہ ہونا ۱۲ [10] معجمہ ہونا ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

جسمیں صراحۃً مذکور کہ امام قاضی خاں ضالین کی جگہ ذالین بہ دال مہملہ پڑھے تو نماز صحیح بتاتے ہیں۔ اور ذالین بذال معجمہ پر فاسد ـــــ اول نے فرمایا

هٰذا فصل ابدال احد هٰذه الاحرف الثلثة اعنی الضاد والظاء والذال من غیره فلنورد ما ذکره فی فتاوی قاضی خاں من هٰذه القبیل قرأ ولا الضالین بالظاء المعجمة او الدال المهملة لا تفسد لوجود لفظهما فی القرآن وقرب المعنیٰ لصحة تقدیر ولا الظالین ای المستمرین فی الضلال والدالین ای القائلین هل ندلکم علی رجل الایة ولو قرأ بالذال المعجمة تفسد لبعد معناه لانه اسم فاعل من ذل النخلة اذا وضع عذقها علی الجریدة لیحمله لیس من الذلة اذ لم یستعمل الوصف منها علی فاعل بل علی فعیل اه بالتقاط

یہ فصل ہے ان تین حرفوں میں سے کسی ایک کے بدلنے کے بارے میں یعنی ضاد، ظا اور ذال کا اپنے غیر سے بدلنا پس ہم اس کو بیان کرتے ہیں جسکو فتاوی قاضی خاں میں ذکر کیا ہے وہ اسی قبیل سے ہے اگر ولا الضالین کو ظاء معجمہ یا دال مہملہ سے پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی ان دونوں کے قرآن پاک میں پائے جانے اور معنیٰ سے قریب ہونے کی وجہ سے ولا الظالین کی تقدیر کی صحت کیلئے یعنی گمراہی میں ہمیشہ رہنے والے اور الدالین کی تقدیر پر یعنی کہنے والے کہ کیا ہم تمہاری رہنمائی کریں ایسے آدمی کی آخر آیت تک اور اگر ذال سے پڑھا تو نماز فاسد ہوگئی اس کا معنیٰ بعید ہونے کی وجہ سے۔ اس لئے کہ وہ ذَلَّ النخلةَ کا اسم فاعل ہے جسکا معنی ہیکہ کھجور نے اپنا خوشہ ٹہنی پر رکھدیا تاکہ وہ ٹہنی اس خوشے کو اٹھالے یہ اس ذلّ کا اسم فاعل نہیں جو ذِلّۃ سے مشتق ہے اسلئے کہ صفت کو فاعل کے وزن پر ذِلّت سے استعمال نہیں کیا جاتا ہے بلکہ فعیل کے وزن پر ہوتا ہے۔

۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

ثانی نے فرمایا۔

فی فتاوی قاضی خاں ان

فتاوی قاضی خاں میں ہے اگر غیر المغضوب

قرأ غیر المغضوب بالظاء او بالدال تفسد صلاته ولا الضالین بالظاء المعجمة او الدال المهملة لا تفسد ولو بالذال المعجمة تفسد۔

کو ظا یا دال سے پڑھا تو نماز فاسد ہوگی۔ اور ولا الضالین کو ظا یا دال سے پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر ذال سے پڑھا تو نماز فاسد ہوگی ۱۲ــــ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ ــــ

اب ندوہ دیکھے کہ یہ کیسا مقلوب و معکوس استناد ہے کہ عبارت قاضی خاں ان دونوں اکابر کی نقل پر تمہارے صریح مخالف و عکس مراد ہے ندوے کی دار الافتاء اپنا مبلغ علم دکھائے ورنہ تحقیق بالغ و تنقیح بازغ کیلئے بحمد اللہ تعالیٰ فقیر کا رسالہ نعم الزاد ہے۔ ــــ

جو قصداً ض کو ظ پڑھتے ہیں ان کی نماز یقیناً بالاجماع باطل

چہارم۔ ض ظ میں دشواری تمیز اس طائفہ حادثہ کو اصلا مفید نہیں وہ ایک گروہ متاخرین کے نزدیک ہنگام لغزش و خطا سبیل آسانی و سہولت ہے نہ کہ معاذ اللہ قصداً تبدیل کلام اللہ کی دستاویز اجازت۔ جو بالقصد مغضوب کی جگہ مغظوب مغدوب مغروب پڑھے اس کی نماز بلاشبہ فاسد اور وہ پڑھنے والا مغضوب و مفسد تو یہ سب فتوے اس کے حق میں بیکار و نامؤید علامہ طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں۔ ــــ

محل الاختلاف فی الخطاء والنسیان اما فی العمد فتفسد به مطلقا بالاتفاق اذا کان مما یفسد الصلاة اما اذا کان ثناء فلا یفسد ولو تعمد ذلک افاده ابن امیر الحاج اھ

اختلاف کا محل خطا اور نسیان میں ہے یعنی قصداً کی صورت میں بلا قید سب کے نزدیک نماز نہیں ہوگی جبکہ مفسد نماز میں سے ہو لیکن بطور ثناء ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی اگرچہ اسکو قصداً پڑھا ابن امیر الحاج نے اس کا افادہ فرمایا۔

لہ سند دینی ۱۲ سے بہ نخ ۱۲ سے پوری ۱۲ سے صاف تحقیق ۱۲ سے روشن ۱۲ سے وقت ۱۲
سے رجسٹری ۱۲ سے جس پر غضب کیا گیا ہو ۱۲ سے تائید نہ کرنے والا ۱۲ صہ الٹا ۱۲ عہ پلٹا ۱۲ رضوی غفرلہٗ

اقول ای اذا تعمد ہ ثناء لا علیٰ ان یجعلہ وحیا وقرآنا والا فالشان فی ایمانہ فضلا عن ارکانہ وھذا ابینہ غنی عن تبیانہ

میں کہتا ہوں یعنی جب اس نے اس سے تعریف کا قصد کیا نہ کہ وحی اور قرآن کا۔ ورنہ اس کے ایمان میں گفتگو ہے نہ اس کے ارکان ہونے میں اور یہ اپنے ظاہر بیان ہونے کی وجہ سے بیان کرنے سے بے پروا ہے۔

۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

منیہ حلیہ میں ہے۔

ثم ما سنذکر من الخلاف بین المتقدمین والمتاخرین فی ھذا علی ما فی الخانیۃ ینبغی ان یکون محلہ ما اذا لم یتعمد فتنبہ لہ

پھر ہم متقدمین اور متاخرین کا اس بارے میں اختلاف بیان کرتے ہیں اسی کے مطابق جو خانیہ میں ہے مناسب ہے کہ اس کا مقام وہ ہو جب قصد نہ کرے تو اس سے آگاہ ہو جاؤ۔

اسی میں خزانۃ الاکمل سے ہے۔

اذا قرأ مکان الظاء ضادا او مکان الضاد ظاء فقال القاضی المحسن الاحسن ان یقال ان تعمد ذلک تبطل صلاتہ عالما کان او جاھلا اما لو کان مخطئا[1] اراد الصواب فجری ھذا علی لسانہ اولم یکن ممن یمیز بین الحرفین فظن انہ ادی الکلمۃ کما ھی فغلط جازت صلاتہ وھو قول محمد بن مقاتل وبہ کان

جب کسی نے ظا کی جگہ ضاد یا ضاد کی جگہ ظا پڑھا تو اس بارے میں قاضی محسن نے فرمایا کہ زیادہ بہتر ہے کہ کہا جائے کہ اگر اس کا قصد کیا ہے تو اس کی نماز باطل ہو گی خواہ وہ عالم ہو یا جاہل لیکن اگر خطا کرنے والا ہے اور درست کرنے کا ارادہ کیا پھر اس کی زبان پر یہ جاری ہو گیا یا وہ ایسا نہ تھا کہ وہ دونوں حرفوں کے درمیان تمیز کرے تو گمان کیا کہ اس نے کلمے کو ادا کر دیا جیسا کہ وہ تھا پھر غلطی کی تو اس کی نماز صحیح ہو گئی اور یہ محمد بن مقاتل کا قول ہے۔ اور اسی پر شیخ اسمٰعیل

[1] غلطی کرنے والا ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

یفتی الشیخ اسمٰعیل الزاهد وهو احسن لان السنة الاکراد واهل السواد والاتراک غیر طائفة فی مخارج هذه الحروف وفی ذلک حرج عظیم والظاهر ان هذا محمل ما فی جمیع الفتاوی اھ

زاہد فتویٰ دیتے ہیں۔ اور یہی احسن ہے اس لئے کہ کردیوں اور دیہاتیوں اور ترکوں کی زبانیں ان حرفوں کے مخارج کو ادا نہیں کرسکتیں اور اس میں حرج عظیم ہے۔ اور ظاہر یہی ہے کہ تمام فتاؤں کا مقام یہی ہے اھ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

اقول انما یشیر الی اطلاق الفساد فی العمد انه مطمح انظارهم جمیعا والا فاطلاق عدمه فی الخطاء لا یمکن ان یحمل علیه ما فی جمیع الفتاوی فان منهم من یفصل بعسر الفصل ومنهم من یفرق بقرب المخرج ومنهم من یعتبر صحة الابدال ومنهم من یلحظ عموم البلوی ومنهم من یطلق الفساد عند فساد المعنی وفاقا للائمة المتقدمین کما قد عرف کل ذلک فی موضعه فکیف تکون الصحة علی الاطلاق محمل ما فی جمیعها فانما افاد ان الفساد عند التعمد محمل ما فیها جمیعا وهو کذلک کیف

میں کہتا ہوں بیشک قصد کرنے کی صورت میں بہرحال فساد کی جانب اشارہ کرتا ہے جو ان تمام کے غور وفکر کا مقصود ہے ورنہ مطلقاً خطا کی صورت میں بہرحال فساد نہ ہونا ممکن نہیں کہ اس کو محمول کریں جو تمام فتاوے میں ہے کیونکہ ان میں سے کچھ جدا کرنے کی دشواری کا فرق کرتے ہیں اور انہیں سے کچھ مخرج کے قریب ہونیکا فرق کرتے ہیں اور انہیں سے کچھ بدلنے کے صحیح ہونیکا اعتبار کرتے ہیں اور ان میں سے کچھ عام مبتلا ہونے کا لحاظ کرتے ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ فساد معنی کے وقت بہرحال ائمہ متقدمین کے موافق ہوتے ہوئے نماز فاسد ہونے کا حکم دیتے ہیں جیسا کہ ہر ایک کو اسکی جگہ میں بتایا گیا ہے تو پھر بہرحال نماز کا صحیح ہونا تمام فتاؤں کا مقام کیونکر ہوسکتا ہے اس لئے کہ بے شک فائدہ دیا کہ قصد کے وقت نماز فاسد ہونا تمام فتاؤں کا مقام ہے اور وہ ایسے بھی ہے۔ حالانکہ قصداً تبدیل حرف کو علمائے از قبیل ردت بتایا ہے تو نماز کی بقا

---

۱ لسان کی جمع ہے زبانیں ۱۲ ۲ ایک مسلمان قوم جو بڑی تندرست و بہادر ہے ۱۲ ۳ دیہاتی لوگ ۱۲ ۴ ترکی لوگ ۱۲
۵ جو طاقت نہیں رکھتے محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

واذا جعلوا التعمد من الردة فما بقاء الصلاة بعدها وهذا واضح جدا وبه استبان ان كل ما ذكروا ههنا من طراز ترجيح كقوله هو احسن المذكور هنا وهو المختار وهو اعدل الاقاويل الا تيان فيما نأثر فى التاسع انما يلمح الى اطلاق الصحة عند الجهل والخطاء اذ هو المختلف فيه اما الفساد عند العمد فمما لا ينتطح فيه عنزان هكذا ينبغى ان يفهم هذا المقام۔

کیسی اور یہ بہت واضح ہے اور اسی وجہ سے وہ سب بھی ظاہر ہوا جو ان لوگوں نے ذکر کیا ہے یہاں پہ ترجیح کے نشان جیسے قائل کا کہنا کہ یہاں کے مذکور میں بہترین یہ ہے اور یہی پسندیدہ ہے اور یہی ان تمام قولوں سے قریب حق ہے جو آنے والے ہیں جنکو ہم نویں قسم میں نقل کریں گے بے شک وہ چمکتا ہے جہالت و خطا کے وقت مطلق صحت کی جانب اس لئے کہ اس بارے میں وہ مختلف ہے لیکن قصد کے وقت فاسد ہونے کی بات تو یہ ان میں سے ہے جن میں کوئی دو لڑنے والے نہیں لڑتے یعنی اس میں کوئی دو عالم مختلف نہیں اسیطرح اس مقام کو سمجھنا چاہیئے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

بالجملہ یہ ندوے وغیرہ کے فتوے اگر صحیح بھی ہوں تو اس طائفہ محدثہ کو ہرگز بکار آمد نہیں خصوصًا پانچویں کی جو عبارت سوال میں مذکور اس میں تو صراحۃً تعمد پر حکم فساد مسطور[1] اگرچہ علماء کے ارشاد ہو المختار سے ادھر اشارہ سمجھنا خلاف تحقیق ہے کہ اس صورت میں فساد تو محل اتفاق ہے۔ کما حققنا[2] انفًا وباللہ التوفیق۔

منیہ میں ہے

اما اذا قراء مكان الذال ظاء او مكان الظاء ذالا او على القلب تفسد صلاته وعليه اكثر ائمة وروى عن محمد بن سلمة لا تفسد لان العجم لا يميزون

لیکن جب ذال کی جگہ ظا یا ظا کی جگہ ذال یا اسکا الٹا پڑھا تو نماز اس کی فاسد ہو جائے گی۔ اور اکثر ائمہ اسی حکم پر ہیں۔ اور محمد بن سلمہ سے نماز کا فاسد نہ ہونا مروی ہے۔ اس لئے کہ عجم کے لوگ ان حرفوں کے درمیان

[1] لکھا ہوا ۱۲ [2] جیسا کہ ہم نے ابھی ثابت کیا اور اللہ ہی نے توفیق عطا فرمائی ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

بين هذه الاحرف وكان القاضي الامام الشهيد المحسن يقول الاحسن فيه ان يقول ان جرى على لسانه ولم يكن مميزا وفي زعمه انه ادى الكلمة على وجهها لا تفسد وكذا روى عن محمد بن سلمة والشيخ الامام الزاهد۔

امتیاز نہیں کر پاتے ہیں۔ اور قاضی شہید امام محسن فرماتے ہیں کہ اس میں بہتر یہ ہے کہ کہیں اگر اس کی زبان پر جاری ہو گیا امتیاز کرنیوالا نہیں تھا اور اسکے گمان میں یہ ہے کہ اس نے کلمے کو صحیح طریقے پر ادا کیا تو نماز فاسد نہ ہو گی اور یوں ہی روایت محمد ابن سلمہ اور شیخ امام زاہد سے آئی۔

۱۲ محمد النور علی رضوی غفرلہٗ

بزازیہ میں دربارۂ مغلوب وذالین وظائین ہے

قال القاضي ابو الحسين والقاضي ابو العاصم ان تعمد فسد وان جرى على لسانه او كان لا يعرف التميز لا يفسد وهو اعدل الاقاويل وهو المختار

قاضی ابوالحسن اور قاضی ابوالعاصم نے فرمایا اگر قصداً ادا کیا ہے تو نماز فاسد ہو گی اور اگر اسکی زبان سے نکلا یا وہ امتیاز کرنا نہیں جانتا ہے تو نماز فاسد نہ ہو گی یہی قریب حق قول ہے اور یہی پسندیدہ ہے ۱۲ رضوی

اسی طرح ہندیہ میں اسی سے منقول۔

اقول والظاهر ان هذه الاختيارات ترجع الى شق الجواز عند الخطاء اما الفساد عند العمد فينبغي الاتفاق عليه كما تقدم ما يفيده عن الحلية والتصريح به عن الطحطاوي وهو معنى استظهار الاكمل انه محمل ما في جميع الفتاوى

میں کہتا ہوں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ تمام اختیارات وقت خطاء جواز کی طرف لوٹتے ہیں لیکن نماز کا فاسد ہونا قصداً پڑھنے کی صورت میں تو اس پر سب کا اتفاق ہی چاہیئے۔ جیسا کہ حلیہ سے وہ عبارت گزری جو اس مضمون کا افادہ کرتی ہے۔ اور طحطاوی سے اسکی تصریح گزری۔ اور اکمل نے جس کو ظاہر کیا ہے۔ اس سے مراد یہی ہے کہ وہ تمام فتاوی کی عبارت کا محمل ہے۔ اور حکم نماز کے صحیح ہو گا

كيف واذا جعلوا التعمد من الردة فما بقاء الصلوة هذا واضح جدا

حالانکہ قصداً تبدیل حرف کو علمانے ردّت کی قبیل سے بتایا ہے تو نماز کی بقا کیسی یہ بہت واضح ہے۔ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

حلیہ میں خزانۃ الفتاویٰ وغیرہا سے منقول۔

غير المغضوب بالظاء والظلمين بالذال او بالضاد قال بعضهم لاتفسد هم ابو القاسم الصفار ومحمد بن سلمة وكثير من المشائخ افتوا به لعموم البلوى فان العوام لا يعرفون مخارج الحروف وقال الامام ابو المحسن والقاضي الامام ابو عاصم ان تعمد ذلك تفسد وان جرى على لسانه او لم يكن ممن يميز بين الحرفين لاتفسد وهو المختار۔

اگر غیر المغضوب کو ظاء اور ظلمین کو ذال یا ضاد سے پڑھا تو بعض فقہاء نے فرمایا کہ فاسد نہیں ہوگی وہ فقہا ابو القاسم صفار اور محمد بن سلمہ اور بہت سے مشائخ عام مبتلا ہونے کی وجہ سے اسی کا فتویٰ دیتے ہیں اس لئے کہ عوام حروف کے مخارج کو نہیں جانتے اور امام ابو محسن اور قاضی امام ابو عاصم نے فرمایا ہے اگر اس کو قصداً پڑھا تو نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر اس کی زبان پر جاری ہوا یا وہ ان میں سے نہیں جو دو حرفوں کے درمیان امتیاز کر سکے تو فاسد نہیں ہوگی اور یہی پسندیدہ ہے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

ضاد و دال میں
تغایر صفات کا ذکر محض لغو و فضول ہے

پنجم ضاد و دال میں فرق صفات کا ذکر لغو و فضول اور محل

بحث سے یکسر معزول[1] متقدمین کا مسلک معلوم ہے کہ انکے یہاں تشابہ[2] وعدم تشابہ[3] پر اصلاً نظر نہیں اور متاخرین قرب مخرج یا عسر تمیز پر لحاظ کرتے ہیں صفات سے انہیں بھی بحث نہیں نہ تغایر صفات خواہی نہ خواہی آسانی تمیز کو مستلزم[4] نہ ان کا تشارک[5] دشواری[6] پر حاکم ط مہملہ کو دال مہملہ سے سوائے اطباق کے کچھ فرق نہیں اور فرق تمیز کی آسانی مبین[7] اور تائے مثناۃ سے متعدد صفات ہیں تباین[8] تام اور دشواری فصل منصوص[9] اعلام ط مجہورہ و مستعلیہ مطبقہ قلقلہ ہے اور تاء مہموسہ مستفلہ منفتحہ بے قلقلہ خانیہ و خلاصہ و حلیہ و ہندیہ و ردالمحتار وغیرہا میں ہے۔

ان کان لایمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ کالطاء مع التاء الخ

اگر دونوں حرفوں کے درمیان بغیر دشواری فصل ممکن نہ ہو جیسے طاء تاء کے ساتھ الخ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہ

یہ عبارت شامی خود فتوائے ندوہ میں مذکور۔

شرح جزریہ میں ہے۔

قال الرمانی وغیرہ لولا الاطباق لصارت الطاء دالا لانہ لیس بینہما فرق الا الاطباق۔

رمانی اور اسکے علاوہ نے کہا اگر اطباق کی صفت نہ ہوتی تو ضرور طاء دال ہوجاتی اس لئے کہ ان دونوں کے درمیان صفت اطباق کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہے۔ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہ۔

فتوائے ندوہ کی ژولیدہ بیانی

ششم۔ فتوائے ندوہ کا قول کہ صاد و دال دو حرف

[1] جدا ۱۲ [2] آپس میں مشابہ ہونا ۱۲ [3] نہ ہونا ۱۲ [4] امتیاز کی دشواری ۱۲ [5] لازم کرنے والی ۱۲ [6] مشترک ہونا ۱۲ [7] ظاہر ۱۲ [8] مکمل غیریت ہونا ۱۲ [9] بڑے علماء کا واضح کیا ہوا ہے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہ

متغائر[1] المعنیٰ ہیں عجب الفاظ مغایر المعنیٰ ہیں اگر مسمّی مراد تو ان کے لئے معنیٰ کہاں بھلا بتائیے تو کہ مجرد[2] حرف ضَ یا دَ کے کیا معنیٰ ہوئے اور اگر اسماء مقصود یعنی ضاد و دال تو نہ وہ حرف نہ ان میں مقال[3] شاید یہ کہنا چاہا اور کہنا نہ آیا کہ ضَ و دَ دو حرف جداگانہ ہیں کسی کلمے میں ان کا تغیر معنیٰ کے لئے مستلزم تغایر۔ یہ معنیٰ فی البطن اگر مقصود بھی ہوں تو اولاً اطلاق ممنوع ثانیاً ہر تغیر میں تغیر بحد افساد مدفوع[4] دیکھو ضالین و دالین میں کس قدر تغایر[5] معنیٰ ہے مگر محقق حلبی نے تغیر نہ مانا وھذا ابعد اھتہ مستغنی عن ابانتہ۔ اور یہ اپنے ظاہر ہونے کی وجہ سے اپنے ظاہر کرنے سے غنی ہے ۱۲ منہ

تغایر صوت سہولت تمیز کو مستلزم نہیں

(آواز کا ایک دوسرے سے غیر ہونا امتیاز کے آسانی کو لازم نہیں کرتا ۱۲ منہ)

ہفتم۔ دو حرفوں میں تغایر صوت[6] ہرگز ہر جگہ سہولت تمیز کو مستلزم نہیں حَ و خَ کی آوازیں کتنی جدا ہیں مگر ترک[7] کو ان میں تمیز سخت دشوار غنیہ میں ہے۔

ذکر محمد بن الفضل فی فتاوٰہ ان الترک لیس فی	محمد بن فضل نے اپنے فتاوے میں ذکر کیا کہ بیشک ترک (یعنی ترکی)

حاشیہ۔ عہ۔ لطیفہ ندویہ۔ مسلمانو ندوے کی شترگربگی ملاحظہ ہو ضَ و دَ میں تغایر معنی تو دور سے سوجھائی دیا مگر سنی و رافضی سنی وہابی مسلم و نیچری میں فرق و تباین نہ سوجھنا تھا نہ سوجھا یہاں وہی ہانک رہی کہ سب کی اصل ایک قطعیات میں ایک ایک اصول میں ایک سب ایک ہو جاؤ اپنے اپنے مذہب پر قائم رہکر اتحاد نہ ہو تو ایمان ندارد نماز و روزہ اکارت جنت سے کیا سروکار ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے خدا گورنمنٹ نصاریٰ کی طرح سب سے راضی ہے سب کو ایک نظر دیکھتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ جو بارہا رسائل کثیرہ میں ندوے کی کتابوں، روداد وں سے بحوالہ صفحات دکھایا گیا اور دور مخذولہ کو زجواب کی تاب نہ تو بہ کی توفیق صرف سکوت سے کام لیا ع جسے سمجھے ہو خاموشی وہ عیاروں کی باتیں ہیں ۱۲ منظم تحفہ۔

---

[1] الگ الگ معنی رکھنے والا ۱۲ [2] تنہا ۱۲ [3] گفتگو ۱۲ [4] الگ ۱۲
[5] جدائی ۱۲ [6] آواز ۱۲ [7] ایک قوم کا نام ہے۔ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

لغتهم حاء انما فی لغتهم خاء فاذا قرأ ترکی مکان الحأ خاء لم تفسد صلاته لانه لا یمکنه اقامة الحاء الا بمشقة الخ

کی زبان میں حاء نہیں ہے بلکہ ان کی زبان میں خاء ہے پس جب ترکی نے حاء کی جگہ خاء پڑھا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اس لئے کہ وہ بغیر مشقت حاء پڑھنے پر قادر نہیں ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

ان سے زیادہ ہمزہ وقاف کی آوازوں کا اختلاف ہے مگر علامہ شامی فرماتے ہیں۔ ہمارے زمانے کے عوام پر ان میں تمیز کمال مشکل ہے رد المحتار میں ہے۔

فی التتارخانیة اذا لم یکن بین الحرفین اتحاد المخرج ولا قربه الا انّ فیه بلوی العامة کالذال مکان الصاد والظاء مکان الضاد لا تفسد عند بعض المشائخ اھ

فتاوی تتارخانیہ میں ہے کہ جب دونوں حرفوں کے درمیان نہ اتحاد مخرج ہے اور نہ مخرج کا قریب ہونا سوائے اس کے کہ اسمیں عام لوگوں کا مبتلا ہونا پایا جاتا ہے جیسے صاد کی جگہ ذال اور ضاد کی جگہ ظاء پڑھنے سے بعض مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔

قلت ینبغی علی هذا عدم الفساد فی ابدال القاف همزة کما هو لغة عوام زماننا فانهم لا یمیزون بینهما ویصعب علیهم جدا کالذال مع الزاء وهذا کله قول المتاخرین اھ باختصار۔

میں نے کہا کہ اس بنا پر مناسب ہوگا قاف کو ہمزہ سے بدلنے میں فساد نہ ہو جیسا کہ ہمارے زمانے کے عوام کی یہ لغت ہے کیونکہ وہ لوگ ان دونوں حرفوں کے درمیان امتیاز نہیں کر سکتے ہیں ان پر بہت دشوار ہے جیسے ذال اور زاء میں فرق کرنا اور یہ سب متاخرین کے قول ہیں۔

۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

ان عبارات سے اظہر واز ہر کہ دشواری تمیز میں ہر قوم کیلئے اسکا حال معتبر ہونا چاہیئے

قرب مخرج یا تشابہ آواز ساقط النظر تو عوام ہند اگر ض و د میں تمیز پر بآسانی قادر نہیں تو وہ ان کے لئے اسی مشقت تمیز کی فصل میں داخل جسمیں ض و ظ و ت و ط کا شمار حاصل

یہ سب فتوے مبحث سے بیگانہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان ہیں

اب عبارت شامی منقولہ فتوائے ندوہ اور اس کے مثل تمام عبارات مبحث سے محض بیگانہ بلکہ استناد کرنے والوں کے صریح خلاف مدعا ہوں گی اور دالین پر بطور متاخرین حکم جواز ہی دیا جائے گا اور قصداً مغلوب پڑھنے والے پر باتفاق متقدمین و متاخرین حکم بطلان نماز (یعنی نماز کے باطل ہونے کا حکم دیا جائیگا ۱۲ محمد انور علی رضوی

ہشتم یہاں تک مدارک ابنائے عصر پر کلام تھا مگر جان برادر عربی عبارت امن علی فی کا ترجمہ سمجھ لینا اور بات ہے اور مقاصد کلام و مراد و مرام[1] علمائے اعلام[2] تک رسائی اور

ع ایں سعادت بزور بازو نیست ٭ تانہ بخشد ولی حمد و رضا

علامہ شامی کی یہ عبارت علمائے متاخرین کا فصل مشقت جس سے فتوائے ندوہ نے استناد کیا اس بحث و سوال سے اصلاً متعلق ہی نہیں علماء کا وہ قول صورت خطا[3] و زلت[4] میں ہے کہ لغزش زبان سے باوصف قدرت ایک حرف کی جگہ دوسرا نکل جائے اور یہاں صاف صورت عجز[5] ہے کہ یہ ظالین دالین یا اس کے مشابہ پڑھنے والے ہرگز ادائے ض پر قادر نہیں جس طرح خزانۃ الاکمل و حلیہ کی عبارت ابھی گذری کہ ان السنۃ الاکراد و اھل السواد والاتراک غیر

---

[1] مقصد ۱۲ [2] بڑے واقف کار ۱۲ [3] غلطی کرنا ۱۲ [4] پھسلنا ۱۲ [5] عاجزی کمزوری ۱۲ [6] یہ نیک بختی بازو کی طاقت سے نہیں ہے جب تک کہ حمد و خوشنودی کا مالک عطا نہ فرمائے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہ

طائفۃ فی مخارج ھذہ الحروف۔ عبارت شامی کہ فتوائے ندوہ میں مذکور کلام شامی میں خانیہ وخلاصہ سے ماثور[ع] حیث قال قال فی الخانیۃ والخلاصۃ الاصل فیما اذا ذکر حرفا مکان حرف وغیر المعنی ان امکن الفصل الخ اور عبارت خانیہ زیر امر دوم مزبور[1] کہ اس میں یہ قول صورت اخطاء بذکر حرف مکان حرف میں مسطور[2] امام محقق علی الاطلاق کا ارشاد اجل[3] واجلی[4] سنیئے فتح میں فرماتے ہیں۔

اما الحروف فاذا وضع حرفا مکان غیرہ فاما خطاء واما عجزا فالاول ان لم یتغیر المعنی لا تفسد وان تغیر فسدت فالعبرۃ[5] فی عدم الفساد عدم تغیر المعنی و عند ابی یوسف وجود المثل فی القرآن فلا یعتبر علی ھذا ما ذکر ابو منصور العراقی من عسر الفصل بین الحرفین وعدمہ فی عدم الفساد و ثبوتہ وحاصل ھذا ان کان الفصل بلا مشقۃ تفسد و ان کان بمشقۃ قیل تفسد و اکثرھم لا تفسد ھذا علی رای ھؤلاء المشائخ ثم

بہرحال حروف جب کہ ایک حرف کو دوسرے کی جگہ رکھا گیا تو غلطی سے ہو یا عاجزی سے پہلی صورت میں اگر معنی نہیں بدلا تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر معنی میں تغیر ہوا تو نماز فاسد ہوگی تو اعتبار فساد کے نہ ہونے میں معنی نہ بدلنے میں ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک قرآن کریم میں مثل ہونا ہے۔ لہذا اس پر اعتبار نہیں کیا جائیگا۔ اس بیان کو جو ابو منصور عراقی نے دو حرفوں کے درمیان دشواری اور غیر دشواری کا فساد نہ ہونے اور فساد ہونے میں ذکر کیا ہے اور اس کا نہ ہونا فساد کا نہ ہونا اور اس کا ثبوت اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر فرق وتمیز بغیر مشقت حاصل ہو تو نماز فاسد ہوگی اور اگر امتیاز دشواری سے ہو تو کہا گیا ہے کہ فاسد ہوگی اور اکثر فقہاء کا قول ہے کہ

---

[1] لکھا ہوا ۱۲ [2] لکھا ہوا ۱۲ [3] بہت بڑا ۱۲ [4] زیادہ روشن ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ
[ع] منقول ۱۲ [5] ای ماھی بہ ۱۲

لم تنضبط فروعهم فاورد فی الخلاصة ما ظاهره التنافی للمتامل فالاولی قول المتقدمین والثانی وهو الاقامة عجزا کالحمد للہ الرحمن الرحیم بالهاء فیها اعوذ بالمهملة الصمد بالسین ان کان یجهد اللیل والنهار فی تصحیحه ولا یقدر فصلاته جائزة ولو ترک جهده ففاسدة ولا یسعه ان یترک فی باقی عمره اھ مختصرا

فاسد نہیں ہوگی یہ ان مشائخ کی رائے ہے اور ان کے فروع منضبط نہیں تو خلاصہ میں ایسی عبارت لائے جس کا ظاہر غور کرنے والے کے لئے مخالف ہے تو بہتر متقدمین کا قول ہے۔ دوسرا عاجزی کو قائم رکھنا ہے جیسے الحمد للہ الرحمن الرحیم تینوں میں چھوٹی ہ سے پڑھنا، اعوذ کو دال مہملہ سے پڑھنا الصمد سین سے پڑھنا اگر رات دن اس کے صحیح کرنے میں کوشش کرتا ہے اور قادر نہیں ہوتا ہے تو اس کی نماز جائز ہے اور اگر اس کی کوشش چھوڑ دی تو نماز فاسد ہے اور اپنی باقی عمر میں چھوڑنے کی گنجائش نہیں ہے۔ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

دیکھو خطاء و عجز کو صاف دو صورتیں مقابل قرار دیا اور وہ فرق مشقت کا قول صرف صورت خطا میں ذکر کیا صورت عجز میں اس تفرقہ کا اصلاً نام نہ لیا بلکہ س ص و د ذ کی مثالوں سے حروف متشابہۃ الصوت[1] وغیر متشابہ کا یکساں حکم ہونا مراحۃً[2] ظاہر فرما دیا تو بحالت عجز[3] مغلوب مغدوب بلکہ بالفرض[4] مغلوب مغموب سب کو قطعاً ایک حکم شامل اور حرف دون حرف کا فرق باطل

فتوائے ندوہ کا تحکم[5]

نہم مانا کہ نہ ظائے طائفہ جدیدہ کی تصدیق پر نظر ہوئی

[1] آواز میں مشابہت رکھنے والا [2] کھلم کھلا [3] عاجز ہونا [4] مان لینا [5] زبردستی حکم لگانا ۱۲

نہ دال عوام کی عجزیت پر نہ بے غوری یا کم فہمی نے اقوال علماء میں عجز وخطا کا فرق دکھایا نہ باتباع بعض علمائے متاخرین ارشاد اقدس افضل ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم مصحح[1] و مختار جمہور محققین پسند آیا یہ سب مسلم مگر متاخرین کا صرف ایک یہی قول تفرقہ مشقت نہ تھا اسی شامی میں اسی عبارت منقولہ ندوہ کے متصل متعدد اقوال تھے ازاں جملہ امام قاضی محسن وامام قاضی ابو عاصم وامام محمد بن مقاتل وامام اسمٰعیل زاہد وغیرہم اکابر اماجد کا قول بہت باقوت تھا کہ اگر خطاءً ایک حرف کی جگہ دوسرا نکلا یا تمیز نہیں جانتا تو نماز مطلقاً فاسد نہیں اسی قول کو امام محسن وصاحب خزانۃ الاکمل نے احسن کہا وقد تقدم[2] نقله فی الرابع خزانۃ الفتاوی وحلیہ وغیرہما میں مختار بتایا وجیز کردری وہندیہ وشامی وغیرہا میں اعدل الاقوال۔ فرمایا شامی میں اس عبارت کے بعد بلافصل تھا۔

وفی خزانۃ الاکمل قال القاضی ابو عاصم ان تعمد ذلک تفسد وان جری علی لسانہ اولا یعرف التمیز لا تفسد وھو المختار حلیہ وفی البزازیۃ وھو اعدل الاقاویل وھو المختار اھ۔ حلیہ میں ہے۔ قال الامام ابو الحسن والقاضی الامام ابو عاصم ان تعمد ذلک تفسد وان جری علی لسانہ اولا یعرف التمیز لا تفسد وھو المختار

اور خزانۃ الاکمل میں ہے قاضی ابو عاصم نے فرمایا کہ اگر قصداً پڑھا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر اسکی زبان سے یوں ہی نکلا یا وہ تمیز نہیں جانتا تو نماز فاسد نہیں اور یہی قول پسندیدہ ہے۔ حلیہ کا اور بزازیہ میں ہے اور یہی قریب حق قول ہے اور وہی مختار ہے ۱۲ محمد انور علی رضوی امام ابو الحسن اور قاضی امام ابو عاصم نے فرمایا اگر اس نے ایسا قصداً پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اسکی زبان پر یہی جاری ہوا یا وہ امتیاز سے واقف نہیں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور یہ پسندیدہ قول

[1] صحیح ۱۲ [2] اور وہاں اس کی نقل بحث چہارم میں بیان ہو چکی ہے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہ

کذا فی خزانۃ الفتاوی وغیرھا

ہے۔ ایسا ہی خزانۃ الفتاوی وغیرہا میں ہے ۱۲ رضوی

منیہ میں ہے۔

کان القاضی الامام الشھید المحسن یقول الاحسن فیہ ان یقول ان جری علی لسانہ ولم یکن ممیزا وفی زعمہ انہ ادی الکلمۃ علی وجھھا لا تفسد کذا روی عن محمد بن مقاتل والشیخ الامام اسمٰعیل الزاھد۔

قاضی امام شہید محسن اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں بہتر یہ ہے کہ اگر کہیں اس کی زبان سے اسی طرح نکلا اور وہ تمیز کرنے والا نہیں ہے اور اس نے اپنے گمان میں کلمہ بالکل صحیح ادا کیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ ایسے ہی محمد بن مقاتل اور شیخ امام اسمٰعیل زاہد سے روایت ہے۔

۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

ھندیہ میں ہے۔

قال القاضی الامام ابوالحسن والقاضی الامام ابوعاصم ان تعمد فسدت وان جری علی لسانہ او کان لا یعرف التمیز لا تفسد وھو اعدل الاقاویل والمختار ھکذا فی الوجیز للکردری

قاضی امام ابوالحسن اور قاضی امام ابوعاصم نے فرمایا کہ اگر اس نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر اس کی زبان سے یہی نکلا یا وہ تمیز نہیں جانتا تو نماز فاسد نہیں اور یہی قریب حق قول ہے اور یہی مختار ہے۔ اسی طرح وجیز کردری میں ہے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

اس قول میں مشقت وغیرہ کا کچھ تفرقہ نہ تھا صرف خطائے زبان یا عدم تمیز پر مدار ہوا یہ قول بلاشبہ ایک مذہب جداگانہ مستقل ہے نہ یہ کہ اسی قول مشقت میں بعض نے یہ تفصیل بڑھائی جو تسکین وہم کو امام محمد محمد ابن امیر الحاج کا کلام جمیل سنیئے کہ انہوں نے سب اقوال جدا جدا شمار فرمائے ہیں۔ اور اس قول اور قول مشقت میں ایک اور قول فاصل لائے ہیں عبارت ائمہ بکثرت نقل کرکے فرماتے ہیں۔

اذا احطت علما بهذه الجملة يظهر لك انه يتلخص منها اقوال احدها ان الكلمة بحرف ابدل ان كان[1] فی القرآن لا تفسد مطلقا وان لم يكن فی القرآن فان كان فی ذالك بلوی عامة لا تفسد اتحد مخرج الحرفين او تقاربا او تباعدا الخ ثانيها انه ان[2] لم يتغير به المعنی جاز مطلقا وان تغير فان لم يشق التميز فسدت وان شق فاكثرهم لا ثالثها ان لم يختلف المعنی والتی قرأها فی القرآن جازت

جب تو نے اس جملے کے بارے میں پورے طریقے سے علم حاصل کر لیا تو اب تجھ کو ظاہر ہو گا کہ اس سے چند اقوال نکلتے ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ کلمہ ایسے حرف سے بدلا کہ وہ قرآن پاک میں ہے تو نماز مطلقاً فاسد نہیں ہوگی اور اگر قرآن پاک میں نہیں ہے تو اسمیں اگر تمام لوگ مبتلا ہیں تو نماز فاسد نہ ہوئی دونوں حرفوں کا مخرج ایک ہو یا دونوں قریب المخرج ہو یا دونوں کا مخرج الگ الگ ہو دوسرا قول یہ ہے کہ اگر اس سے معنی متغیر نہ ہو تو مطلقاً نماز جائز ہے اور اگر معنیٰ بدل جائے تو اگر تمیز دشوار نہ ہو تو نماز فاسد ہوگی اور اگر تمیز دشوار ہے تو اکثر نے فرمایا کہ فاسد نہیں

حاشیہ [1] اقول هذا اختيار منه لقوله الثانی فی عدم الفساد اما علی قولهما فيقال ان لم يتغير المعنی لا تفسد مطلقا والا فان كان فی ذلك بلوی الخ ۱۲ منه

میں کہتا ہوں کہ یہ ان کا امام ابو یوسف کے قول کو فساد نہ ہونے کے بارے میں اختیار کرنا ہے لیکن طرفین کے قول پر تو کہا جائیگا کہ اگر معنیٰ متغیر نہ ہو تو نماز مطلقاً فاسد نہیں ہوگی ورنہ اگر اس میں عام لوگ مبتلا ہوں تو بدرجۂ اولیٰ فاسد نہ ہوگی

[2] هو اختار وافيد قول الامام وهو الجادة الواضحة وفی الشق المقابل اعنی جانب الفساد مسلكم المسلك التيسير ۱۲ منه

ان سب نے اس بارے میں امام کا قول پسند کیا ہے اور یہی قول روشن راہ ہے اور طرف مقابل یعنی جانب فساد میں تمہارا مسلک آسان مسلک ہے ۱۲ محمد انور علی رضوی مغفرلہٗ

عند الکل وان لم تکن فی القرآن فسدت عند ابی یوسف لا عندھما الخ رابعھا ان ذالک الحرف ان جری علی لسانہ اولا یعرف التمیز لا تفسد سواء اتحد المخرج او قرب او بعد والا فسدت اھ ملتقطا

ہوگی تیسرا قول یہ ہے کہ اگر معنی نہ بدلے اور جو پڑھا ہے وہ قرآن پاک میں ہے تو سب کے نزدیک جائز ہے اور اگر قرآن پاک میں نہیں ہے تو امام ابو یوسف کے نزدیک نماز فاسد ہوگی اور طرفین کے نزدیک فاسد نہیں ہوگی چوتھا قول یہ ہے کہ وہ حرف اگر اس کی زبان سے نکلا یا وہ تمیز کو نہیں جانتا تو نماز فاسد نہیں ہوگی عام ازیں کہ سب کا مخرج ایک ہو یا قریب ہو یا بعید ورنہ نماز فاسد ہوگی ۱۲

اس تقدیر پر واجب تھا کہ ظ و د کا ایک حال ہو اور بحال عدم تعمد اہل دال کی صحت نماز اور ان ظائیوں معتمدوں کے بطلان صلاۃ پر فتوی دیا جائے کونسی نظر فقہی موجب ہوئی کہ قول متاخرین ہی لیا جائے تو یہ قول جلیل رنگ اختیار نہ پائے حالانکہ اقوال متاخرین میں اس کی قوت جلیلہ شانے دار دبآنکہ آپ کی مبلغ نظر شامی نے اس قول مشقت پر کوئی ترجیح نقل نہ کی تھی اور اسے دو طراز تصحیح سے زیبائش دی تھی یعنی ھو المختار ھو اعدل الاقاویل پھر جس مصلحت کیلئے قول ائمہ متقدمین سے عدول ہو یعنی عوام پر آسانی وہ بھی اسی میں، اتم واوفر ــــ ہاں اگر منظور ہی یہ ہو کہ وہابیہ غیر مقلدین ندوے کے برادران معظمین کی نمازیں درستی پائیں اور عوام اہلسنت کی نمازیں برباد ہو جائیں تو یہ سخنے دیگر

فتوائے ندوہ کا دوسرا تحکم

دھم یہیں شامی میں ایک اور قول قوی مذکور تھا جسے امام ابو القاسم صفار

عہ یعنی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ و سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالی عنہما کے نزدیک لہ قصداً نہ ہونے کی حالت میں ۱۲ لہ نماز کے باطل ہونے پر ۱۲ لہ پہونچ ۱۲ لہ یعنی رد تصحیح کی نگارش سے ۱۲ لہ پھر جانا ۱۲ لہ زبردستی حکم لگانا ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

و امام محمد بن سلمہ وغیرہما اجلۂ ائمہ نے اختیار فرمایا اور بہت مشائخ کرام نے اس پر فتوی دیا کہ نظر عموم بلوی پر ہے جہاں ابتلائے عام ہو صحت پر فتوی دیں گے ــــــــ

حیث قال نقلا عن التتار خانیۃ اذا لم یکن بین الحرفین اتحاد المخرج ولا قربہ الا ان فیہ بلوی العامۃ کالذال مکان الصاد والزای مکان الذال والظاء مکان الضاد لا تفسد عند بعض المشائخ اھ قلت فینبغی علی ھذا عدم الفساد فی ابدال الثاء سینا والقاف ھمزۃ الی اٰخر ما قدمنا۔ ــــــــ

اس حیثیت سے کہ انہوں نے تاتارخانیہ سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ جب دو حرفوں کے درمیان نہ اتحاد مخرج ہو نہ قرب مخرج سوائے اس بات کے کہ اسمیں عموم بلوی پایا جائے جیسے صاد کی جگہ ذال یا ذال کی جگہ زاء اور ضاد کی جگہ ظاء پڑھنا بعض مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی الخ تو میں نے کہا کہ اس صورت میں مناسب یہ ہے کہ ثاء کو سین سے اور قاف کو ہمزہ سے بدل کر پڑھنے سے فساد لازم نہ آنا چاہیئے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کر دیا ہے ۱۲ ــــــــ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

خزانۃ الفتاوی وحلیہ وغیرہما میں ہے ــــــــ

قال بعضھم لا تفسد منھم ابو القاسم الصفار و محمد بن سلمۃ وکثیر من المشائخ افتوا بہ لعموم البلوی فان العوام لا یعرفون مخارج الحروف۔ ــــــــ

ان میں سے بعض نے کہا نماز فاسد نہیں ہوگی ان میں سے ابوالقاسم صفار اور محمد بن سلمہ ہیں اور اکثر مشائخ نے عام لوگوں کے مبتلا ہونے کی وجہ سے اسپر فتوی دیا۔ اس لئے کہ عوام مخارج حروف نہیں جانتے ہیں۔ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ ــــــــ

وجیز کردری میں ہے کثیر[1] من المشایخ کالامام الصفار ومحمد بن سلمۃ افتوا بہ۔ غنیہ میں ہے۔ ھذہ[2] قاعدۃ اخری لبعض المتاخرین

---

[1] اکثر مشائخ (جیسے امام صفار ومحمد بن سلمہ) نے اسی پر فتوی دیا ۱۲ [2] یہ دوسرا قاعدہ بعض متاخرین کا ہے جنہوں نے اس رائے میں عموم بلوی کا اعتبار کیا ہے ۱۲ رضوی غفرلہٗ

اعتبروا فیہ البلوی العامۃ اس قول کی ترجیح صریح اگرچہ شامی نے نقل نہ کی تھی مگر اس پر تفریع فرمائی تھی اور تفریع مثل تعلیل دلیل اخذ و تعویل ہے۔ کما نصوا علیہ یہاں بھی فتوائے ندوہ کا صریح عکس مراد نقد وقت تھا کہ دَمیں عام ابتلا حاصل خود انہیں فتووں سے سوال ناقل کہ ایک بلا تمام اس زمانے میں ہو گئی ہے کہ ض کو بصورت دال پڑھتے ہیں یوں بھی واجب تھا کہ ان ظائیوں ندوے بھائیوں کی نماز بوجہ تعمد فاسد ہوتی اور عامۂ عوام کی صحیح۔

مطبوعات مکتبہ المصطفےٰ بریلی ایک نظر میں !

الجام الصاد	(ض کا صحیح مخرج)	۸/-	منصفانہ جواب (جاہلوں کے ایک غلط الزام کا جواب)	۱۲/-
مسئلہ خضاب	(کالا خضاب لگانا حرام ہے)	۲/-	انوار التجوید	(فن قرأت پر)	۵/-
القول العجیب	(صلوٰۃ کہنا جائز ہے)	۲/-	نغمۂ قادری	(نعتوں کا مجموعہ)	۳/-
تقریر منیر	(سچا دین اسلام ہے)	۳/-	مناقب مفتی اعظم ہند	(منقبتوں کا مجموعہ)	۳/-
تجلیات امام احمد رضا	(اعلیحضرت کی سیرت)	۲۵/-	ٹی وی، ویڈیو کے مضر اثرات	(یقیناً ثابت ہیں)	۵/-
پندرہویں صدی کے مجدد	(حضور مفتی اعظم ہند ہیں)	۴/-	انتخاب حسن بریلوی	(نعتوں کا مجموعہ)	زیر طبع
خطبات بریلی اول	(تقریروں کا مجموعہ)	۴۰/-	سیرت حضور مفتی اعظم ہند	(جامع سوانح)	〃
نسیم الوردہ	(ترجمہ قصیدہ بردہ)	۳/-	مناقب حضور غوث اعظم	(منقبتوں کا مجموعہ)	〃
مجدد ابن مجدد	(حضور مفتی اعظم ہند ہیں)	۱۰/-	احکام ترتیل	(مسائل قرأت و تجوید)	〃
انتخاب نوری	(نعتوں کا مجموعہ)	۳/-	خطبات بریلی دوم	(تقریروں کا مجموعہ)	〃
مناقب اعلیٰ حضرت	(منقبتوں کا مجموعہ)	۳/-	لاکھوں سلام پر تضمین	(نیا کلام)	〃

نوٹ :- فرمائش کتب یا خط و کتابت کے وقت اپنا پتہ صاف اور مکمل اردو، ہندی، انگریزی میں ضرور لکھیے۔ فہرست کتب مفت حاصل کریں۔

مولانا محمد انور علی رضوی

منیجر مکتبہ المصطفےٰ قادری مسجد گلی منیہاران بریلی شریف یوپی پن کوڈ ۲۴۳۰۰۳

تحقیق انیق

فی العسر وعموم البلوی وانہما متفارقان متلازمان

نادر تحقیق دشواری اور عام لوگوں کے "ہونے کے بارے میں اور یقیناً دونوں آپس میں ہر ایک

دوسرے سے جُدا ہیں ایک دوسرے کو لازم ہیں

اقول وباللہ التوفیق تحقیق المقام — میں کہتا ہوں اور اللہ ہی توفیق عطا فرماتا

اَنَّ المشقۃ تجلب التیسیر و — ہے تحقیق کا مقام کہ مشقت آسانی لاتی

البلاء اذا عم خف قاعدتان — ہے اور مبتلا ہونا جب عام ہو جائے تو

مستقلتان فی الشرع الشریف — تخفیف ہو جاتا ہے شریعت مبارکہ میں یہ دو

یستبدّ کل منہما بایراث — مستقل قاعدے ہیں دونوں میں سے ہر ایک

الیسر والتخفیف وبینہما فی — ظاہر کرتا ہے آسانی اور تخفیف کو اور ان دونوں

الاصل عموم وخصوص من — کے درمیان دراصل عموم خصوص

وجہ فقد توجد المشقۃ — من وجہ کی نسبت ہے پس کبھی مشقت

ولا بلوی تعم کنجاسۃ — پائی جاتی ہے اور عموم بلوی نہیں ہوتا

معذور تصیب ثیابہ کلما — جیسے معذور کی ناپاکی جو اس کے کپڑوں

طُهِرَت طَهُرَتْ ومسح الخف
فی الحضر انما اتی لمشقة نزعه
فی کل وضوء ولذا وجب
نزعه فی الغسل لندرته
وکذا سقوط القضاء عن المغمی
علیه اذا زاد علی یوم ولیلة
وقد توجد البلوی ولا
مشقة فی الاصل کالمخابرة
فای مشقة کانت تلحقهم لو لم
یؤجروا الارض الا بالدراهم
ومن ذالك تسویغ العلم فی
الثوب قال فی رد المحتار هو
ارفق باهل هذا الزمان
لئلا یقعوا فی الفسق والعصیان
اهوفیه من الحدود و
مقتضی هذا کله ان من

کو لگتی ہے جب پاک کیا جائے تو پاک
ہو جائے۔ اور حضر میں موزے پر مسح کرنے کا
حکم آیا ہے ہر وضو میں اس کے کھولنے کی
مشقت کی وجہ سے۔ اور یہی وجہ ہے کہ موزہ
کھولنا غسل میں واجب ہے غسل کے کبھی
ہونے کی وجہ سے۔ اور ایسے ہی قضا ساقط
ہو گیا بے ہوش سے جب بے ہوشی
بڑھ جائے ایک دن رات پر اور کبھی
بلوی پایا جاتا ہے اور دشواری نہیں ہوتی
اصل میں۔ جیسے بٹائی پر کھیت جوتنا تو
کونسی مشقت ان بٹائی والوں کو لاحق
ہوتی ہے اگر زمین کا اجارہ نہ کریں مگر
درہموں سے اور اسی قبیل سے ہے کپڑے
پر نقش و نگار کرنا۔ رد المحتار میں فرمایا اس
زمانے والوں کے لئے یہی زیادہ آسان ہے
تاکہ وہ لوگ فسق اور گناہ میں نہ پڑیں۔ اھ

زفت اليه زوجته ليلة عرسه
ولم يكن يعرفها لا يحل له
وطوءها ما لم تقل واحدة
او اكثرانها زوجتك وفيه
حرج عظيم لانه يلزم منه
تأثيم الامة اه واى عسى
كان عسى ان يصيبهم لو كانت
واحدة من اللاتى يزففن
العروس ويجهزنها يخبرن
الزوج انها عرسك لكنهم
لم يعتادوا فمت البلوى فهما
فى الاصل متفارقان بيدان
الامر الشاق اذا كان مما يتعلق
بالعامة وهم كما ترى
متساهلون فى التكاليف
اللازمة التى لم ينظر الشرع

اور رد المحتار میں باب حدود سے ہے کہ اور
اس سب کی چاہت یہ ہے کہ جس شخص کی
طرف اسکی بیوی اس کی شادی کی رات پیش
کی گئی حالانکہ وہ اپنی بیوی کو نہیں پہنچانتا تھا
تو اس کو اس عورت سے وطی کرنا حلال
نہیں ہوگا جب تک کہ کوئی ایک عورت یا
زیادہ عورتیں یہ نہ کہیں کہ وہ تیری بیوی ہے
اور اس میں حرج عظیم ہے اس لئے کہ اس سے
امت کا گنہگار کرنا لازم آتا ہے اھ اور کونسی
دشواری تھی ہوسکتا ہے کہ ان لوگوں کو پہونچتی
اگر ایک عورت ہوتی ان عورتوں میں سے
جو زفاف میں دُلہن کو پیش کر رہی ہیں اور اس
کو تیار کر رہی ہیں وہ خبر دیتیں شوہر کو کہ یہ عورت
اسکی دُلہن ہے لیکن وہ لوگ اس کے عادی
نہیں ہیں تو مبتلا ہونا عام ہوگیا تو مخابرہ اور زفاف
میں پیش کرنا دونوں اصل میں ایک دوسرے

فيها الى المشقة بما يعده
الشرع من المشاق فعند
ذالك يحصل عموم البلوىٰ
والبلوىٰ اذا عمت اَتَتِ
المشقة تتلوها من قبل
ان فى نزع الناس عن
عاداتهم حَرَجا فمن
هذا الوجه يتلازمان
وحَ يصح تعليل المسئلة
بكلتا القاعدتين كما
فعل فى وجيز الكردرى
فى مسئلة عسر الفصل وعن
هذا نظمهما فى الاشباه
فى سلك واحد من
اسباب التخفيف لتعانق
مسائلهما وتوافق دلائلهما

کے غیر ہیں سوائے اس کے دشواری والا کام
جب ان چیزوں میں سے ہو جن کا تعلق عام
لوگوں سے ہے اور وہ لوگ جیسا تم دیکھ رہے
ہو نرمی کرتے ہیں ان تکلیفوں میں جو ایسی
لازم ہیں کہ شریعت نے ان تکلیفوں میں مشقت
کی طرف لحاظ نہیں کیا تو کیسے شرع دشواریوں
میں سے شمار کرے گا تو اس وقت عام مبتلا
ہونا حاصل ہوگا۔ اور بلوی جب عام ہو جائے
تو مشقت آئے گی اس مشقت کے پیچھے اس
سے پہلے کہ لوگوں کو ان کی عادتوں سے کھینچ لیں
اس میں حرج ہے تو اس وجہ سے دونوں ایک
دوسرے لازم ہوتے ہیں اور اس وقت مسئلے
کی علت بیان کرنا ان دونوں قاعدوں کے
ذریعے صحیح ہے جیسا کہ وجیز کردری نے فصل کی
دشواری کے مسئلے میں کیا ہے اور اسی وجہ سے
ان دونوں کو اشباہ میں ایک دھاگے میں پرو

وعن هذا ما وقع فی نسخة
الهندية حيث اثر قول
عسر الفصل عن الخانية
واعقبه بالترجيح المذكور
فی الوجيز لقول عموم
البلوىٰ وذالك ان الوجيز
ذكر اولاً ذالك ثم هذا ثم
ترجيحه فالهندية قنعت
عن نقل الاول بنقل الخانية
وحذفت الثانی واثرت
ترجيح هذا فالتصق
بذالك اما اذا نظرت الی
الاصل ولم تعتبر
المشقة العارضة اللازمة
لعموم البلوىٰ فهما منزعان
كل بحياله كما عرفت

دیا تخفیف کے سببوں میں سے ان دونوں کے
مسائل کے ایک ہار میں ہونے کی وجہ سے
اور ان دونوں کے دلائل کے موافق ہونے
کی وجہ سے اور اسی مقام سے وہ ہے جو ہندیہ
کے نسخے میں واقع ہوا جس جگہ فصل کی دشواری
کے قول کو خانیہ سے نقل کیا اور اسکے پیچھے اس
ترجیح کو لائے جو وجیز میں مذکور ہے عموم بلوىٰ
کے قول کی وجہ سے۔ اور یہ یوں کہ وجیز نے
پہلے اس کو ذکر کیا پھر یہ پھر اس کی ترجیح
تو ہندیہ نے خانیہ کی نقل کے سبب اول کی
نقل سے قناعت کی اور دوسرے کو حذف
کر دیا اور اسکی ترجیح کو نقل کیا تو یہ ترجیح اس سے
متصل ہو گئی لیکن جب تو اصل کی طرف نظر
کرے۔ اور اس مشقت کو اعتبار نہ کرو جو مشقت
عموم بلوىٰ کو عارض اور لازم ہے تو یہ
دونوں ہر ایک کو اپنے دائرے میں نکالے

من صنيع الغنية حيث ذكرا ولا قول المشقة وغيره عن المتاخرين ثم قال حين اثر المانن قول عموم البلوىٰ عن الذخيرة هذه قاعدة اخرىٰ لبعض المتاخرين فهذان وجهان لا يوافق شيئ منهما فتوىٰ الندوة ومن وافقهما فانك ان اعتبرت التفارق كان هذان القولان اللذان ذكرتهما في التاسع والعاشر معتمدين مصححين مفتى بهما لبعض اولى الزين دون قول المشقة على ما

گئے ہیں جیسا تو نے غنیہ کے فعل سے جان لیا جس جگہ مشقت وغیرہ کے قول کو متاخرین سے پہلے ذکر کیا۔ پھر جس وقت ماتن نے عموم بلوی کے قول کو ذخیرہ سے نقل کیا کہا بعض متاخرین کا دوسرا قاعدہ ہے تو یہ دونوں دو وجہ ہیں کہ ان میں سے کوئی ندوہ اور اس کے موافق لوگوں کے فتوے سے موافق نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اگر تو جدا جدا ہونے کا اعتبار کرے تو یہ دونوں قول وہ ہونگے جن دونوں کو میں نے نویں اور دسویں بحث میں ذکر کیا جو دونوں معتمد مصحح دونوں بعض زینت والے کا مفتی بہ ہے نہ مشقت کا قول اس بیان پر جو ان کتابوں کی بطون میں سے موجود ہے جو کتابیں عام علماء کے نزدیک مقبول ہیں اس پر جو کو اصل مذہب سے ہٹ جانا خوش کرتا ہے کہ ان دونوں

يلفى فى بطون الزبر المتداولة فكان من سرّه العدول عن اصل المذهب ان الى احد هذين دُون ذالك يذهب وان نظرت اللزوم دخلت الدال تحت مدلول عسير الفصل لما اصابها من عموم البلوى المستلزم للمشقة فبطل الافتاء بالفساد بناء على يسر الفرق بينها وبين الضاد هذا تحقيق انيق سمحنا به حرصا على العلم وان كان هؤلاء لا يستاهلون لا مثال البيان والى الله المشتكى من تغير الزمان

سے کسی ایک کی طرف دوسرے کے بغیر جائے۔ اور اگر تو لازم ہونے کو نظر کرے تو رہنمائی کرنے والے کو فصل کی دشواری کے مصداق کے نیچے داخل کرے اس کی وجہ سے جو ان کتابوں کو عموم بلوی سے پہونچی ہے جو مشقت کو لازم کرتا ہے تو فساد کا فتوی دینا دال اور ضاد کے درمیان فرق کے آسان ہونے کی بنا پر باطل ہوگیا یہ نادر تحقیق ہے جس کی سخاوت ہم نے علم پر شوق دینے کے لئے کی اگرچہ ندوہ اور تابع لوگ اس بیان کے مثلوں کے اہل نہیں ہیں۔ اور اللہ ہی کے پاس زمانے کے بدلنے کا شکوہ ہے۔ ۱۲

محمد انور علی رضوی غفرلہ

الحمد للہ یہاں تک اس طائفہ حادثہ کا مکابرہ[1] وعناد[2] اور اس کی نمازوں کا بطلان وفساد اور فتووں کی حالتیں بھی ظاہر ہوگئیں اور یہ بھی کہ وہ اس طائفہ محدثہ کو کچھ مفید نہیں۔

تلک عشرۃ کاملۃ وبقی خبایا فی زوایا لولا ان السائل اوصی بالاجمال لاتینا بھا ــــ

یہ دس پورے ہیں اور پوشیدہ باتیں ذہن کے گوشوں میں باقی رہ گئیں اگر سائل نے مختصر کرنے کی وصیت نہ کی ہوتی تو ان سب کو ہم ضرور بیان کرتے ۱۲ محمد انور علی غفرلہٗ

اب امور مسئولہ میں صرف اس کا **جواب** رہا کہ یہ نزاعیں[3] خاص اس حرف میں کیوں ہیں ہاں اس کے وہ منشا[4] ہیں طائفہ وہابیہ کے علماء کا جہل اور عوام اہل سنت کے جہلا کا علم ض کا دشوار ترین حروف ہونا تو اظہر[5] ادا نہ ہو سکنے میں وہ علماء اور یہ جہلا دونوں برابر مگر فرق یہ ہے کہ ہمارے عوام نے معاذ اللہ[6] تبدیل کلام اللہ وتحریف[7] حرف مُنَزَّلٌ مِنَ اللہ[8] کا قصد نہ کیا وہ یہی چاہتے ہیں کہ جو حرف اللہ عزوجل[9] نے اتارا ہے وہی پڑھیں اس کا ارادہ کرتے اسی کی نیت رکھتے اور اپنے زعم[10] میں یہی سمجھتے ہیں کہ یہ حرف جہاں تک ہم سے ادا ہو سکتا ہے اس کی یہی آواز ہے۔ ــــ

---

[1] بڑا بننا ۱۲ [2] مخالفت ۱۲ [3] جھگڑے ۱۲ [4] ابھارنیوالے ۱۲ [5] خوب روشن ۱۲
[6] اللہ کی پناہ ۱۲ [7] بدلنا ۱۲ [8] اللہ کا اتارا ہوا ۱۲ [9] عزت والے ۱۲
[10] بزرگی والے ۱۲ [11] خیال ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

جشنِ یومِ رضا

ہر سال جشن یوم رضا خانقاہ عالیہ رضویہ میں مورخہ ۱۰ شوال المکرم کو بوقت ظہر بصد تزک و احتشام منایا جاتا ہے۔ یہ عظیم الشان جشن یوم رضا حضرت الحاج قاری محمد تسلیم رضا خانصاحب شیرازی نوری بانی امام احمد رضا لائبریری درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی کے زیر اہتمام منعقد ہوتا ہے۔

اپیل: عقیدتمندان اعلیٰحضرت خصوصاً اہل سلسلہ سے گذارش ہیکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں اگر کسی وجہ سے بریلی شریف نہ آسکیں تو جہاں ہوں وہیں پر امام اہلسنت کی ولادت باسعادت کی مبارک تاریخ کو جشن یوم رضا منائیں۔ (اپیل کنندگان اراکین امام احمد رضا لائبریری درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف)

مذہب غیر مقلدین کی بنا آرام پروری پر ہے

مگر علمائے وہابیہ کو کہاں تاب[1] کہ عجز[2] و جہل[3] کے طعنے سہیں دقتوں اور دشواریوں کی کشاکش[4] میں رہیں وہاں تو مذہب کی بنا ہی[5] آرام پروری پر ہے تراویح کی آٹھ وتر کی ایک رکعت میں قسمت سے انہیں اوروں کے قول مل گئے ورنہ مقصد وہی آرام نفس ہے۔ جاڑا[6] لگتا ہو تیمم کرلو شہر[7] کے باہر ہوا کھانے نکلو نماز قصر پڑھو اموال[8] تجارت پر زکوٰۃ نہ دو دن[9] نکلتے ہی نماز جمعہ پڑھ لو جلتی دوپہر کی آفت کیوں سہو شال[10] دوسال شوہر کی خبر نہ آئے عورت کا نکاح کردو تین[11] طلاقیں[12] معاً دیں بے حلالہ حلال سمجھو۔ چھ[13] چیزوں کے سوا سب میں سود کھانا روا، آدمی[14] اور کتے کا غلیظ[15] وغیرہ چھ[16] چیزیں ناپاک باقی خون پیپ مردار[17] شراب سب طاہر و بیباک غیر مقلد مونچھوں پر شراب داڑھی پر کتے کا پیشاب ماتھے پر پیپ گالوں پر مرغی کی بیٹ ملکر نماز پڑھتے قبول سرکار ہے ادب دربار ہے کہ ہر طرف طہارتوں ہی کا انبار ہے (دیکھو غیر مقلدوں کی کتابیں فتح المغیث و طریقۂ محمدیہ) رفع[18] ضرورت کو زنا سے خود اپنی بیٹی، رضاعی بھتیجی، سوتیلی[19] خالہ سب حلال بلکہ سگی[20] پھوپھی کے لئے بھی[21] یہی خیال پھر پھوپھی بھتیجی کو جمع کرلینا کیا محال[22]۔ انتہائی آرام طلبی یہ کہ وضوء میں سر سے عمامہ اٹھانا دشوار اوپر ہی سے مسح کرلو مولیٰ سبحنہٗ وتعالیٰ وامسحوا برؤسکم فرمایا کرے۔ ثم بعمامتکم سے پگڑی بدلوہ

حاشیہ عہ اور سنیئے رسالہ نقل ہو کر ابھی مقابلہ ہو رہا تھا عین اثنائے مقابلہ میں کلکتہ سندریا پٹی سے اسی وقت ایک سوال آیا کہ زید نے اپنی سگی یعنی حقیقی بہن کے لڑکے کی لڑکی سے بحکم ایک عالم کے عقد کیا یہ نکاح جائز ہے یا ناجائز انا للہ وانا الیہ راجعون ابھی کیا ہے فتنے کا زمانہ ہے نصاریٰ[23] کی عملداری ہے آج بہن کی پوتی حلال ہوئی کل اپنی پوتی کی باری ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲

---

[1] طاقت، صبر ۱۲ [2] عاجز ہونا ۱۲ [3] جہالت ۱۲ [4] کھینچا تانی ۱۲ [5] بنیاد ۱۲ [6] ایک ساتھ ۱۲ [7] ناپاک ۱۲
[8] مرا ہوا ۱۲ [9] مشکل ۱۲ [10] عیسائی لوگ ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

تو مشکل یہ ہے کہ ہاتھوں کے لئے حکم غسل آیا اور ان کے دھونے سے آستینیں دھونا دشوار تر کہ پہنچے بھی بھیگے اور کپڑا بھی تر ورنہ انہیں اَیْدِیَکُمْ کی جگہ آستینکم بنا لینا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا یہاں[1] ایک غیر مقلد صاحب کہا کرتے صاحبو تہجد میں تم نے آپ دشواریاں لگالی ہیں۔ ہماری تو جاڑے میں جب آنکھ کھلی تکیہ پر ہاتھ مار کر مونہ پر پھیر لئے اور چارپائی پر بیٹھے بیٹھے دو رکعتیں پڑھیں اور لحاف میں دبک رہے مسلمانو آیت کریمہ لم تجدوا ماءً کے معنیٰ سمجھے یعنی جب پلنگ پر رکھا ہوا گھڑا نہ ملے فتیمموا صعیدا طیبا کا مطلب جانا یعنی تکیہ پر ہاتھ مار لو اگرچہ اس پر نام کو بھی مٹی نہ غبار نہ تکیہ دار کو مرض نہ آزار ولا حول[1] ولا قوۃ الا باللہ الواحد القہار ایسے آرام پسند حضرات کا دل ض کی سختیاں دیکھ کر کہا ہی چاہے کہ ع وہ سر ہی ہم نہیں رکھتے جسے سودا ہو سامان کا۔ کاہے پر ضد کہاں کی ضاد آرام و آسائش کی صاف مضاد لاؤ سیدھی سادی ظ پڑھو۔ مغضوب فرمائے تم مغظوب گڑھو۔ فقیر نے خود بعض مفتیان مجہول کا فتویٰ دیکھا جسکے آخر میں صراحۃً لکھا حاصل یہ ہے کہ "جس شخص سے مخرج ضاد کا نہ آوے وہ ظا پڑھے هو الحق[2] والصواب تو مسلمانوں کو چاہئے کہ بہت جلد اس کے عامل ہوں" یعنی ض کو چھوڑ کر ظ پڑھنے لگیں اسی کا نام قصدی تبدیل[3] ہے یہی تحریف[4] کلام جلیل ہے حضرات وہابیہ کی ساری نزاعیں[5] انہیں امور پر مقصور ہوتی ہیں جس سے مسلمانوں میں تفرقہ پڑے خلاف و اختلاف کا جھگڑا بڑھے انگلیاں اٹھیں نام مشہور ہو پانچوں سواروں میں ان کا مذکور ہو باقی حروف کی غلطی و صحت میں سب یکساں تھے۔ ح۔ ع۔ ط۔ ص کو ہ۔ ع۔ ت۔ س پڑھنے پر کیوں جھگڑتے کہ اسمیں نہ نام تھا نہ جدا فرقے کے جلوے وہ تو یوں خاص اسی پر بگڑے ادھر عوام اہل سنت نے جب دیکھا کہ ض کی ظ ایک گمراہ طائفہ نے گڑھی ہے وہ اور حروف کی غلطی پر نہیں چونکتے کہ اسے عقائد سے تعلق نہیں

---

[1] اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو اکیلا اور بہت قہر والا ہے ۱۲

[2] یہ ہی حق اور درست ہے ۱۲ [3] بدلنا ۱۲ [4] کلام کو بگاڑنا ۱۲ [5] جھگڑے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

اسے سنا اور انہیں وہابیت کا وہم گزرا یہ اس بنا پر خاص اس میں جھگڑے ان کا بگڑنا صریح جہل[1] مرکب[2] تھا اور ان کا چونکنا بد مذہبوں سے بغض و نفرت کے سبب یہ وہ دولت عظیم کا شجر کریم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قلوب امت میں جس کی ریشہ دوانی[3] فرمائی اور اس الٰہی چمن کے باغبانوں[4] صحابہ و تابعین و ائمہ دین نے قرنا فقرنا[5] اس کی آبیاری کی بہار دکھائی کشجرۃ[6] طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء اگر ندوہ اس مدنی نخل کو جڑ سے اکھیڑ کر معاذ اللہ اس کی جگہ نیچری اتفاق الحادی اتحاد کے خار دار[7] بانس کی باڑ لگایا چاہتی ہے۔

کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار ۝ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝	جیسے ایک گندہ پیڑ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا۔ اب اسے کوئی قیام نہیں۔ (کنز الایمان پ ۱۳ ع ۴) اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائینگے (کنز الایمان پ ۱۹ ع ۱۱) مترجم ۱۲

اور یوں بھی جب وہ قصدی تحریف ہے اور یہ عجز و جہل و خطا کی تصحیف[8] تو وہی احق بالانکار[9] ہے اور ہمارے عوام کا ان کے علماء سے اعلم[10] ہونا واضح و آشکارا اصل اس قدر ہے آگے افراط[11] و تفریط[12] واجب[13] الحذر یہ جواب امور مسئلہ ہے۔

اس مسئلے میں تحقیق حق

اس مسئلہ میں حق تحقیق حقیق بالقبول و عطر تنقیح[14] مرضی[15] و مقبول درکار ہو تو اقول و باللہ التوفیق[16] مولیٰ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے قرآن عظیم اوتارا اور ہمیں بحمد اللہ تعالیٰ اس کے

---

[1] کھلم کھلا ۱۲ [2] جہالت کو علم جاننا ۱۲ [3] باغبانی ۱۲ [4] ہر ہر زمانے میں [5] جیسے پاکیزہ درخت جسکی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں (کنز الایمان پ ۱۳ ع ۴) ۱۲ رضوی غفرلہٗ [6] کانٹے والا [7] غلط لکھنا یا پڑھنا ۱۲ [8] یعنی انکار کا زیادہ حق دار ۱۲ [9] بہت علم والا ۱۲ [10] زیادتی کرنا ۱۲ [11] کمی کرنا ۱۲ [12] بچنا لازم ہے ۱۲ [13] صاف ستھرا کرنا ۱۲ [14] پسندیدہ ۱۲ [15] اور اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

نظم و معنیٰ دونوں سے متعبد[1] کیا مسلمان پر حق ہے کہ اسے جیسا اترا ویسا ہی ادا کرے حرف کی آواز بدلنے میں بیشمار جگہ الفاظ مہمل رہتے یا معنی کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ معاذ اللہ کفر و اسلام تک کا فرق پڑ جاتا ہے آواز صحیح سے جو معنیٰ تھے ایمان تھے اور بدلنے پر جو پیدا ہوئے ان کا اعتقاد صریح کفر تو عیاذاً باللہ وہ کلام اللہ کیونکر ہوا آج کل یہاں کے عوام بلکہ کثیر بلکہ اکثر خواص نے اس امر خطیر[2] میں مداہنت[3] و بے پرواہی اپنا شعار بنالی فقیر نے بگوش خود مولوی صاحبوں، اصحاب وعظ و درس و افتاء غفر اللہ تعالیٰ[4] لنا ولھم کو خاص پنج آیت میں برملا[5] پڑھتے سنا قل ھو اللہ اھد حالانکہ نہ ہرگز اللہ احد نے اَھَدُ فرمایا نہ امین وحی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اَھَد پہنچایا نہ صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اھد پڑھایا پھر اسے قرآن ٹھہرانا کیوں کر بن آیا احد کے معنیٰ ایک اکیلا نظیر و شریک سے پاک نرالا اور اھد تخفیف بے معنی اور تشدید معاذ اللہ بزدل کمزور فی القاموس الاھَدُّ الجبان زاد فی تاج العروس الضعیف[6]

امتیاز حروف واجب عین ہے

لاجرم اس قدر تجوید کہ ہر حرف دوسرے سے ممتاز اور تبدیل و تلبیس سے احتراز ہو ہر مسلمان پر لازم اور تصحیح مخارج و اقامت حروف کا اہتمام فرض متحتم[7] فقیر نے اپنے مجموعۂ فتاوی مسمی بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں بجواب سوال شہر کٹک ضلع اڑیسہ ترتیل و تجوید کے معنی اور اس کے تین مرتبے اور ہر مرتبے کے حکم شرعی بقدر کافی لکھے من[8] شاء فلیستفد[9] بعض علمائے متاخرین کا فتوی معاذ اللہ پروانۂ بے پرواہی نہیں کہ قرآن عظیم کو کھیل بنائیے اور خلاف ما[10] انزل اللہ جو جی میں آئے پڑھ لینا منائیے باوصف قدرت تعلم[11] تعلم نہ کرنا اور اس امر اہم کو ہلکا جان کر غلط خوانی قرآن پر جمے رہنا کون جائز رکھے گا اس سہل انکاری کی ایک نظیر سن چکے اللہ عزوجل کو احد ماننا عین اسلام اور معاذ اللہ اھد کہنا صریح دشنام[12]

---

[1] مکلف ۱۲ [2] خطرناک ۱۲ [3] نرمی ۱۲ [4] اللہ تعالیٰ ہم کو اور ان کو بخش دے ۱۲ [5] کھلا ۱۲ [6] قاموس لغت میں اَھَدّ کا معنیٰ بزدل ہے اور تاج العروس میں اس کا معنیٰ کمزور لکھا ہے ۱۲ [7] لازمی ۱۲ [8] جو چاہے اس سے فائدہ حاصل کرے ۱۲ [9] جو اللہ نے اتارا ۱۲ [10] علم حاصل کرنا ۱۲ [11] کھلی گالی ۱۲ ، محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

یہ سچ کہ تمہیں قصد دشنام نہیں پھر اس سے کیا ہوا کفر سے بچ گئے بات کی شناعت[1] کہاں جائے گی تعریف کیجئے اور اسی کا قصد ہو مگر لفظ وہ نکلیں جو صریح ذم[2] ہوں کیا علمائے متاخرین اُسے حلال بتائینگے حاشا للہ[3]۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لایدری لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ رواہ الائمۃ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	جب تم میں کسی کو نماز میں اونگھ آئے تو سو رہے یہاں تک کہ نیند چلی جائے کہ اونگھتے میں پڑھے گا تو کیا معلوم شاید اپنے لئے دعائے مغفرت کرنے چلے اور بجائے دعا بددعا نکلے (مصنف) اس کو امام مالک اور امام بخاری وامام مسلم وامام داؤد وامام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے ۱۲

محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

جب اونگھنے میں نماز سے منع فرمایا کہ احتمال ہے شاید اپنے لئے بددعا نکلے اگرچہ قصد دعا ہے تو خود جاگتے میں ہوش میں خود حضرت عزت کی شان اعلیٰ میں سخت گستاخی کا کلمہ نہ فقط احتمالاً[4] بلکہ از روئے تجربہ بارہا مونہہ سے نکالنا کیوں کر گوارا ہو سکے اگرچہ قصد ثنا ہے۔

تسبیح رکوع کی عظیم احتیاط

قل ھو اللہ نہ پڑھئے تو رکوع کی تسبیح تو ہر نماز میں کم سے کم چھ[6] بار ہے عوام یہاں عظیم کی جگہ عزیم پڑھتے اور نماز تباہ کرتے ہیں عزیم[ع] کے معنی سخت دشمن اس لئے

---

[1] برائی ۱۲ [2] برے ۱۲ [3] دوری ہے یعنی ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ۱۲

[4] گمان کے طور پر ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

[ع] حاشیہ — العزیم العدو الشدید اھ قاموس ۱۲ منہ

علماء نے وصیت فرمائی کہ جو عظیم نہ کہہ سکے سبحٰن ربی الکریم کہے کہ نماز فساد سے بچے ردالمحتار میں ہے ــــــــــ

السنة فی تسبیح الرکوع سبحٰن ربی العظیم الا ان کان لا یحسن الظاء فیبدل به الکریم لئلا یجری علی لسانه العزیم فتفسد به الصلوٰة کذا فی شرح درر البحار فلیحفظ فان العامة عنه غافلون حیث یاتون بدل الظاء بزاء مفخمة۔

رکوع کی تسبیح میں سبحان ربی العظیم پڑھنا سنت ہے لیکن اگر ظاء صحیح ادا نہ کرسکے تو اس کو کریم سے بدل کر پڑھے تاکہ اس کی زبان پر العزیم نہ نکلے کہ اس سے نماز فاسد ہوتی ہے جیسا کہ شرح درر البحار میں ہے کہ ایسی غلطی سے بچنا چاہئے کیونکہ عام لوگ اس سے غافل ہیں کہ ظاء کے بدلے زا بھر پور یعنی موٹا پڑھتے ہیں ۱۲

محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

ائمۂ کرام نے حرفوں کی تصحیح میں کسقدر کوشش بلیغ کا حکم فرمایا

اتقان شریف میں ہے۔ ــــــــــ

من المهمات تجوید القرآن وهو اعطاء الحروف حقوقها ورد الحرف الی مخرجه واصله ولا شك ان الامة کما هم متعبدون بفهم معانی القرآن واقامة حدوده هم متعبدون بتصحیح الفاظه واقامة حروفه علی الصفة الملقاة من ائمة القراءة المتصلة

ضروری چیزوں میں سے ہے قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھنا اور وہ ہے حرفوں کو ان کے حقوق ادا کرنا اور حرف کو اس کے مخرج اور اس کی اصل کی طرف لوٹانا اور کوئی شک نہیں امت جیسے کہ مکلف ہے قرآن کے معنی سمجھنے اور حدود کو قائم کرنے کی اسی طرح وہ مکلف ہیں الفاظ کو صحیح طور پر ادا کرنے اور حروف کو اس صفت پر قائم رکھنے کی جو ملی ہوئی ہے ائمہ کی

بالحضرة النبوية وقد عد العلماء القراءة بغير تجويد لحنا۔

اس قراءت سے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل ہے اور علماء کرام نے قراءت بغیر تجوید کو لحن بتایا ہے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ علمائے کرام قراءتِ بے تجوید کو لحن[1] بتاتے ہیں اور احسن الفتاوی، فتاوی بزازیہ وغیرہا میں فرمایا ان اللحن حرام بلاخلاف لحن سب کے نزدیک حرام ہے ولہذا ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ آدمی سے کوئی حرف غلط ادا ہوتا ہو تو اسکی تصحیح وتعلم میں اس پر انتہائی کوشش واجب اگر کوشش میں قصور کریگا معذور نہ ہوگا نماز کھوئیگا بلکہ جمہور علما نے اس سعی کی کوئی حد مقرر نہ کی اور حکم دیا کہ عمر بھر شبانہ روز[2] ہمیشہ ہمیشہ جہد[3] کئے جائے کبھی اس کے ترک میں معذور نہ رکھیں گے یہی قول امام ابراہیم بن یوسف وامام حسین بن مطیع کا ہے محیط میں اسی کو مختار[4] للفتوی فرمایا خانیہ وخلاصہ و فتح القدیر ومراقی الفلاح وفتاوی الحجہ وجامع الرموز ودرمختار وردالمحتار وغیرہ میں اسی پر جزم[5] کیا علامہ ابن الشحنہ نے اسی کو محرر[6] بتایا علامہ ابراہیم حلبی نے غنیہ میں اسی کو معتمد[7] فرمایا اگرچہ امام برہان محمود نے ذخیرہ میں بصورت عجز خلقی[8] اسے مشکل بتایا امام ابن امیر الحاج نے اسی پر تعویل[9] کی اور عذر عارض ناقابل زوال بڑھایا علامہ طحطاوی نے حاشیہ مراقی الفلاح میں اسی طرف میل کیا اور اسے مقتضائے کلام اکثر ائمہ اعلام[10] قرار دیا اور یہی فتاوائے امام فقیہ ابو اللیث وخزانۃ الاکمل وغیرہا کا مفاد[11] کما بینا کل ذالک فی فتاوٰنا وحققنا انہ کانہ ھوالمراد تو کیوں کر جائز کہ جہد وسعی بالائے طاق سرے سے حرف منزل[12] فی القرآن کا قصد ہی نہ کریں بلکہ عمداً اسے متروک ومہجور[13] اور اپنی طرف سے دوسرا حرف اس کی جگہ قائم کردیں حاشا للہ[14] اسے نہ کوئی شرع جائز رکھے نہ دین والعیاذ باللہ رب العلمین۔ ———

---

[1] حروف یا اعراب میں غلطی کرنا جو معنی بدلنے کی صورت میں حرام اور کرنے والا گنہگار ہے ۱۲ [2] دن رات ۱۲
[3] کوشش ۱۲ [4] فتوی کے لئے پسندیدہ ۱۲ [5] قطعی فیصلہ کرنا ۱۲ [6] لائق ۱۲ [7] قابل بھروسہ ۱۲ [8] پیدائشی کمزوری ۱۲
[9] بھروسہ کرنا ۱۲ [10] بڑے واقف کار ۱۲ [11] فائدہ ۱۲ [12] جیسا کہ ہم نے ہر ایک کو اپنے فتاوی میں بیان کیا اور ہم نے ثابت کیا کہ وہی مراد ہے ۱۲ [13] قرآن میں اتارا ہوا ۱۲ [14] چھوڑا ہوا ۱۲ [15] ہرگز نہیں ۱۲ [16] اللہ کی پناہ جو رب ہے سارے جہان کا ۱۲
محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

ثم اقول بعد اس کے عرش تحقیق[ع] مستقر[1] ہو لیا کہ قرآن نظم و معنی جمیعًا بلکہ نظم[2] دال علی المعنی کا نام ہے اور نظم یہ حروف بہ ترتیب معروف اور حروف باہم[3] متباین اور تبدیل[4] جز مستلزم[5] تبدیل کل فان[6] المؤلف من مباینین[7] مباین للمؤلف من مباین اخر میں نہیں جانتا کہ اس تبدیل قصدی و تحریف کلام اللہ میں کیا تفاوت[8] مانا جائے گا یہی منشا ہے امام فضلی و امام محمود و علامہ قاری وغیرہم کے اس حکم کا کہ جو قرآن عظیم میں عمدًا ض کو ظ سے بدلے کافر ہے۔ ———

اقول ولا حاجة الی استثناء وما هو علی الغیب بضنین ○ فان ههنا لیس اقامة الظاء مقام الضاد لان المکان لیس مکانها خاصة بل مکانهما جمیعا علی التواردحیث قرئ بهما فی القرآن فکان مثل صراط وسراط وبسطة وبصطة ویبسط ویبصط ومصیطر ومسیطر الی اشباه ذالک بخلاف مغضوب ومغظوب وسجیل وصجیل فانه تبدیل۔ ———

اقول اور وما هو علی الغیب بضنین آیت کو مستثنیٰ کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ یہاں ضاد کی جگہ ظاء قائم کرنا نہیں ہے کیونکہ یہ جگہ خاصہ کر اس کی جگہ نہیں ہے بلکہ توارد[9] کی وجہ سے ان دونوں کی جگہ ہے۔ اسی وجہ سے کہ قرآن پاک میں دونوں (ض، ظ) سے پڑھا گیا ہے لہٰذا وہ صراط، سراط، بسطة، بصطة، یبسط، یبصط اور اس کے اشباہ بخلاف مغضوب، مغظوب، سجیل، صجیل اس لئے کہ اس میں تبدیل پائی جاتی ہے ۱۲

محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

پس جزما[10] لازم کہ ہر حرف میں خاص حرف منزل[11] من عند اللہ ہی کا قصد کریں اور اس کے مخرج سے اسے نکالنا چاہیں۔ ———

---

[1] پکی ہو گئی ۱۲ [2] یعنی وہ نظم جو معنی پر دلالت کرنے والا ہو ۱۲ [3] آپس میں ایک دوسرے کے غیر ۱۲ [4] جز کا بدلنا ۱۲ [5] کل کے بدلنے کو لازم ہے ۱۲ [6] پس جو مباین سے مرکب ہے وہ مباین ہے اس کا جو دوسرے مباین سے مرکب ہے ۱۲ [7] ایک دوسرے سے جدا رہنے والا ۱۲ [8] فرق ۱۲ [9] ہر ایک کو دوسرے کی جگہ اترنا ۱۲ [10] یقینًا ۱۲ [11] اللہ تعالیٰ کے پاس سے اترا ہوا ۱۲ ع حقیقی بات ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

ضاد کا مخرج

مخرج ضاد زبان کی دہنی یا بائیں کروٹ ہے یوں کہ اکثر پہلوئے زبان نوک کے قریب تک اسی جانب کی ان بالائی داڑھوں سے جو وسط[عہ] زبان کے محاذی[۱] ہیں قریب و ملاصق[۲] ہوتا ہوا کچلیوں کی طرف ہو یہاں تک کہ شروع مخرج ل تک بڑھے زبان کی کروٹ تو داڑھوں سے متصل ہوئی باقی زبان اٹھتی ہوئی تالو سے نزدیکی پائے دانتوں یا زبان کی نوک کا اس میں کچھ حصہ نہیں وہ ان قوی حرفوں میں ہے جو ادا ہوتے وقت اپنے مخرج پر اعتماد شدید مانگتے ہیں جس قدر سانس ان کی آواز میں سینے سے باہر آتا ہے سب کو اپنی کیفیت میں رنگ لیتے ہیں کوئی پارہ سانس کا ان کے ساتھ ان کی آواز سے جدا چلتا معلوم نہیں ہوتا جب تک ان کی آواز ختم نہ ہو لے سانس بند رہے گا ایسے حرفوں کو **مجہورہ**[۳] کہتے ہیں اور ان کے خلاف کو **محموسہ** جن کا جامع **فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ يا سَتَشْحَثُكَ خَصْفَهٗ**[۴] ہے۔ مثلاً ثائے مثلثہ کو مکرر محرک[۵] کر کے بولئے **ثَثَثَ** تو آواز (ثا) کے ساتھ ایک حصہ سانس کا جدا معلوم ہوگا جو صورت **ث** سے مکیف[۶] نہیں

عہ حاشیہ التحقیق ان المراد بہا الاضراس العلیا من احد الجانبین مبتدیاً مما حاذی اوسط اللسان بقرینۃ ذکرہ بعد ہ منتہیاً الی اول مخرج اللام واللہ اعلم بالمرام اھ النخۃ الفکریۃ للقاری ۱۲ منہ

یہ عربی حاشیہ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا ہے۔ ترجمہ۔ تحقیق یہی ہے کہ مراد اس سے دونوں طرف میں سے کسی ایک اوپر کے داڑھوں سے ——— شروع کرتے ہوئے جو بیچ زبان کے مقابل ہے اس کا ذکر اس کے بعد آنے کے قرینہ سے لام کے شروع مخرج تک ختم کرتے ہوئے۔ اور اللہ مراد کو خوب جانتا ہے منحۃ فکریہ ملا علی قاری ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

---

[۱] مقابل ۱۲ [۲] ملا ہوا ۱۲ [۳] اس کا مجموعہ ظِلٌّ قَوِیٌّ رَبِیضٌ اِذْ غَزَا جُنْدٌ مُطِیْعٌ ہے ترجمہ قوی کا سایہ گرم مواجس وقت کہ مطیع کے فوج نے جہاد کیا۔ قوی ایک شخص کا نام ہے ۱۲ [۴] یہ مہموسہ کا مجموعہ ہے ترجمہ۔ کسی شخص نے اس کو ابھارا تو وہ خاموش ہوگیا ۱۲ [۵] مہموسہ کا مجموعہ اس طرح بھی ہے ترجمہ:۔ ——— عنقریب خصفہ تجھ سے سوال میں مبالغہ کرے گی خصفہ ایک عورت کا نام ہے۔ [۶] حرکت والا ۱۲ [۷] کیفیت لئے ہوئے ۱۲ [۸] اوپر کی داڑھیں ۱۲

محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

نفس[1] بند نہ ہوا بخلاف مجہورہ کہ جس قدر دم[2] ہنگام[3] تلفظ[4] ان کے ساتھ ہے سب انہیں کی آواز سے بھر جاتا ہے اور جب تک وہ ختم نہ ہو اسی میں محصور[5] و مجبوس[6] رہتا ہے جیسے زَ زَ زَ ظِ ظِ ظِ یوہیں ضُ ضُ ضُ یہ امر قوت اعتماد کو لازم ہے کہ دہن یا حلق کے کسی حصے پر اعتماد قوی بے آواز بھی حابس[7] دم ہے کما لا یخفی با اینہمہ یہ ان نرم حرفوں میں ہے جو آواز کو بڑھنے جاری رہنے سے نہیں روکتے انہیں ساکن کرکے بولئے تو آواز بند نہ ہو جائے گی۔ یعنی ان کی صوت[8] بظاہر آئی نہیں کہ ادا ہوتے ہی معاً[9] منقطع ہوگئی بلکہ قابل تدبیح ہے بڑھنے کی گنجائش رکھتی ہے ایسے حروف کو رخوہ[10] کہتے ہیں بخلاف ان کے طرف مقابل شدیدہ[11] کے جن کا مجموعہ اَجِدُ قَطٍ بکت یا اَجِدُكَ قَطَبْتَ[12] ہے۔ مثلاً اَجْ یا اِدْ یا اُقْ کہئے تو آواز فوراً بالکلیہ گرفتہ ہو جائے گی کہ حرف کی آواز پیدا ہوتے ہی معاً ایسی کم و منقطع ہوگئی جس کی بو بھی باقی نہ رہی اور حروف متوسطہ میں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرْ یا علی قولٍ بزیادت[13] حروف علت لَمْ یَرُوْعُنَا ہے ایک حالت میانہ ہے کہ آواز کی وہ شان تو نہیں رہتی جو وقت حدوث[14] تلفظ ہے مگر انقطاع[15] کلی بھی نہیں ہوتا ان کے ماورا[16] رخوہ ہیں مثلاً اَسْ۔ اِسْ۔ اُذْ کہ بڑھانے پر بھی آواز کی وہی شان رہتی ہے ضَ انہیں میں ہے۔

مشابہت دے سے کیوں کر بچیں

بحمد اللہ اس بیان سے ضَ کی اپنی حالت بھی منکشف[17] ہوگئی اور یہ بھی

---

[1] یعنی سانس [2] یعنی سانس [3] یعنی بولنے کے وقت ۱۲ [4] یعنی گھرا ہوا [5] یعنی بند ۱۲ [6] یعنی سانس روکنے والا ۱۲
[7] آواز [8] ایک ساتھ [9] رخو کا معنی نرمی ہے یعنی وہ حروف کہ جنکی آواز بولنے کے وقت سکون کی حالت میں جاری رہتی ہے۔ یہ تیرہ[12] حروف ہیں جن کا مجموعہ حَثَّ شَخْصٌ سَكَرَ فَزَطٌ غَضَّ ثَذِ ہے۔ ترجمہ: ایک شخص نے معلوم کیا بری عادت والے مرد کا ہلانا ثذ کے آواز پست کرنے پر۔ ثذ ایک آدمی کا نام ہے ۱۲ [11] یعنی وہ حروف کہ سکون کی حالت میں ان کی آواز کے جاری یا بند ہونے کا احساس واضح طور پر ہو سکتا ہے۔ یہ آٹھ حروف ہیں ۱۲
[12] یعنی شدیدہ کا مجموعہ اس طرح بھی ہے۔ ترجمہ: میں تجھے پاتا ہوں کہ تو بدمزاج ہوگیا ۱۲ [13] اسکو بھی متوسط کا مجموعہ کہا گیا ہے۔ ترجمہ: یعنی کس وجہ سے وہ ہم کو ڈراتا ہے ۱۲ [14] پیدا ہونا ۱۲ [15] ختم [16] سوا [17] کھل گئی ۱۲

محمد اللہ علی رضوی غفرلہٗ

کھل گیا کہ جب یہ کیفیت رخاوت پائی جائے ہرگز د یا ہم صوت د ادا ہونا نہیں کہہ سکتے کہ دَ شدیدہ کے خاص قلب و جان شدت ہے اس طور پر نکلنا محال۔ سامعہ[1] کو بوئے د آنا اور بات ہے اور حروف کا آواز دال پر ادا ہونا اور۔ ادا کرنے والے مشابہت دَ سے تو اس تقریر اخیر ہی کا خیال کرکے بچ سکتے ہیں جب دیکھیں کہ ادا میں رخاوت آواز میں بڑھنے کی قابلیت ہے۔ یقین جانیں کہ دَ سے بچ گئے اگرچہ فرقۂ ظائیہ دَدَ بگھارا کریں اور اگر اوّل تا آخر جو کچھ ہم نے مخرج وصفات میں بیان کیا ٹھیک طور پر سب کی مراعات ہو جائے تو بعونہٖ تعالیٰ صحت ادا میں شبہہ ہی نہیں جب اس جگہ سے اس طور پر حرف نکلے گا وہ یقیناً ض ہی ہوگا نہ غیر۔

کیا غلطیاں ہوتی ہیں کہ ض صحیح ادا نہیں ہوتا

فرق جو پڑتا ہے اس کا منشا انہیں میں سے کسی بات کا رہ جانا ہوتا ہے۔ مثلاً زبان[1] اگلے دانتوں کو لگی یا زبان[2] کی نوک سے کام لیا کہ وہ آغاز مخرج لَ کی طرف جھکی یا پہلو[3] ئے زبان کا وسط داڑھوں کی جانب خلاف کو چلا حالانکہ ان کی طرف میل درکار تھا یا زبان[4] تالو کی طرف نہ اٹھائی یا اٹھانا چاہی مگر حرف کی دشواری و غرابت آڑے آئی کہ زبان دب گئی۔ کما[5] ینبغی اطباق نہ ہوا جس طرح لڑائی میں ناتجربہ کار کا ہاتھ باوصف قصد جھجک کر اوچھا پڑتا ہے یا اعتماد[6] میں ضعف رہا کہ نفس[7] پورا محصور[8] نہ ہوا یا شان[9] شدت پیدا ہوئی جس نے آواز تدریجی[10] سے آنی کر دی یا ان[11] سب سے محفوظ رہا مگر مخرج لام تک استطالہ[12] نہ ہوا یہ سب باتیں سیکھئے ملحوظ رکھئے مزاولت[13] کیجئے قابو

---

[1] سننے والی [2] مناسب طریقے پر ۱۲ [3] سانس ۱۲ [4] یعنی نہ گھرا ۱۲ [5] دھیرے دھیرے ۱۲
[6] دراز ہونا [7] روز مرہ مشق ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

میں لائیے پھر ض صحیح ادا نہ ہونا کیا معنیٰ۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ نفیس بیان جو انشاء اللہ تعالیٰ اس مختصر تحریر کے سوا کہیں ایسا صاف و روشن نہ ملے گا۔ علم فی ورق ہے جمال ض کا آئینہ حق واحق ہے۔ چہرۂ ض کا ہر خط و خال اس میں صاف چمک سے جھلک رہا ہے۔ اب اتنا باقی ہے کہ ض صحیح کی آواز کاغذ میں رکھدی جائے یہ قدرت انسانی سے ورا[1] ہے اَللّٰھُمَّ[2] انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا لَا نَعْلَمُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اٰمین۔

اس قصد[3] و سعی کے بعد بھی غلط ادا ہو تو نماز کا کیا حکم ہے

اب بعد اس کے کہ آدمی حرف منزل[4] من اللہ ہی کا قصد رکھے اور اس کا مخرج اور طریقۂ استعمال جان بھی لے اور بقدر قدرت اس کے برتنے میں کمی یعنی کمی بھی نہ کرے تو اب جو کچھ بھی ادا ہوگا بشرائط معلومہ مسئلہ التغ[5] کہ فقیر نے اپنے فتاوے میں مفصلاً ذکر کیں اس کی اپنی نماز کی صحت اور اپنے امثال کے لئے جواز امامت ہی کا فتویٰ ہوگا کہ عسر متحقق ہو لیا اور عذر واضح ہو چکا اور عسر[6] حاجب یسر[7] ہے۔ قال اللہ تعالیٰ لَا[8] یکلف اللہ نفسا الا وسعھا ۔ وقال اللہ تعالیٰ۔

یرید[9] اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر وقال اللہ تعالیٰ ما جعل[10] علیکم فی الدین من حرج

اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا (کنزالایمان) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی (کنزالایمان) ۱۲ رضوی غفرلہٗ

---

[1] اوپر ۱۲ [2] اے اللہ ہم کو تو نفع دے اس کے ذریعہ جو تو نے ہم کو سکھایا اور اس کا تو ہمیں علم عطا فرما جو ہم نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے مددگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر رحمت وسلام بھیجے ۱۲ رضوی غفرلہٗ
[3] در پے ہونا متوجہ ہونا۔ [4] اللہ کی طرف سے اتارا ہوا۔ [5] تو تلا ہکلا، جو الفاظ صحیح صاف ادا نہ کر سکے ۱۲ [6] دشواری [7] چاہنے والا [8] آسانی [9] اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر (کنزالایمان)
پ ۲ ع ۲ بقرہ [10] پ ۱۷ ع ۱۰ ج ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

وقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا رواہ الشیخان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آسانی پیدا کرو اور دشواری پیدا نہ کرو، اور خوشخبری دو اور نفرت پیدا نہ کرو اس حدیث کو شیخان (امام بخاری و امام مسلم) نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

پھر ایسی حالت میں عند الانصاف[1] اشتراک[2] صفات خواہ اشتباہ[3] اصوات کسی کی تخصیص نہیں ہو سکتی جو براہِ عجز ہے اختیاری نہیں اور غیر اختیاری پر حکم جاری نہیں۔ کما[4] قدمنا فی جعل الاتراک الحاء خاء وعوام عصر العلامۃ الشامی القاف همزة۔

خلاصۂ حکم

بالجملہ تبدیل حروف میں صورتیں تین[1] ہیں۔ عمد[2]، خطا[3]، عجز[4] ہندوستان میں در بارۂ ض صورت خطا کہ باوصف قدرت براہ لغزش غلط نکل جائے۔ نادر الوجود[5] ہے اس کا حکم اجمالی یہ کہ بحال صحتِ معنی نماز صحیح۔

خلافا لابی یوسف فیما اذا لم یکن فی القرآن

جو قرآن پاک میں نہیں ہے اس کے بارے میں امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اختلاف ہے ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

ورنہ نزد امام مذہب سیدنا امام اعظم و محرر[6] مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما

---

[1] انصاف کے وقت [2] صفتوں کا باہم شریک ہونا [3] آوازوں کا مشابہ ہونا [4] اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جسطرح ہم نے ترکیوں کے حاء کو خاء اور علامہ شامی کے عوام زمانہ کے قاف کو ہمزہ کر دینے کی صورت میں بیان کیا ۱۲ رضوی غفرلہٗ [5] کبھی اتفاقاً ہوتا ہے ۱۲ [6] مذہب کا لکھنے والا۔ محرر مذہب: فقہائے حنفیہ کی تاریخ میں امام محمد رضی اللہ عنہ کا لقب ہے کہ آپ ہی نے اپنی کتابوں کے ذریعے سب سے زیادہ حنفی مذہب کی اشاعت فرمائی ۱۲ محمد انور علی رضوی غفرلہٗ

مطلقاً فاسد اور اگر یہ بدلا ہوا کلمہ قرآن عظیم میں کہیں نہیں تو امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی اتفاق ہو کر باجماع ائمہ متقدمین نماز باطل و ذاہب اور اقوال متاخرین کثیر و مضطرب رفق و آسانی ان میں ہے اور وہ احتیاط فی الدین کے مناسب اور عمد کا حکم وہی کہ قرآن عظیم میں مطلقاً حرام و کبیرہ شدیدۃ الفساد اور درصورت عناد یا جب اس مبدل کو وحی منزل ٹھہرائے قطعاً حکم کفر و ارتداد طائفۂ جدیدہ ظائیہ کی نماز بلاشبہ فاسد و باطل مغضوب سے بڑھکر ظالین تک بھی غیر واصل اور یہی حکم قصداً تبدیل دال و قرأت مغدوب کو بھی شامل عجز کہ یہاں اکثر ابنائے روزگار اسمیں گرفتار اس میں تا حد قدرت اصلاح و تصحیح و قصد تصحیح حرف صحیح ضرور واجب عین اور اس کے ترک سے نماز ذمہ پر دین اور بعد مراعات شرائط جو کچھ ادا ہو جو آواز پیدا ہو تیسیراً صحت نماز پر فتوی لتعسر المرمی۔ وتکثر البلوی واللہ تعالیٰ سبحنہ یحب التیسیر نسال اللہ القدیر تیسیر کل عسیر انہ ولیہ وھو علیہ قدیر وصلی اللہ تعالیٰ علی البشیر النذیر محمد و الہ اولی التوقیر وصحبہ الکرام الی منتھی التکثیر۔ الحمد للہ

یہ مجمل جواب موضح صواب مزیل ارتیاب اوائل ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۱۷ھ ہجریہ قدسیہ کے چند جلسوں میں بدرسمائیہ تمامہ اور بلحاظ تاریخ و معنی کہ بحمد اللہ راہ حقیقی ض میں شمع افروز اور اس سے روکنے والوں کا دہن دوز ہے۔

الحجام الصاد عن سنن الضاد نام ہوا واللہ سبحنہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عبد المصطفیٰ احمد رضا خان محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

---

۱۲ نماز نہیں ہونے والی ۱۲ زمانے کی اولاد ۱۲ قرض ۱۲ آسان کرنے کے اعتبار سے ۱۲ مقصد کی دشواری کی وجہ سے ۱۲ اور کثیر لوگوں کے مبتلا ہونے کی وجہ سے ۱۲ اور اللہ سبحانہ تعالیٰ آسان کرنے کو پسند فرماتا ہے ہم قدرت والے اللہ سے [illegible] کی سائی چلتی ہیں [illegible] اور اس پر وہ قادر ہے اور اللہ تعالیٰ بشیر و نذیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور [illegible] مغفرت [illegible] اور [illegible] روشن کرنے والا ۱۲ شک کرنا منہ سے دینے والا ۱۲